اسمبلی رپورٹ　　(مباحثات)

بارہویں اسمبلی / اٹھارہواں اجلاس (چوتھی نشست)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ بروز بدھ مورخہ 23/فروری 2026ء بمطابق ۵ رمضان المبارک ۱۴۴۷ھ۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	وقفہ سوالات۔	04
3	رخصت کی درخواستیں۔	39
4	سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔	40
5	آڈٹ رپورٹ کا پیش کیا جانا۔	42
6	مشترکہ مذمتی قرارداد۔	43

جلد 18　　☆☆☆　　شمارہ 4

ایوان کے عہدیدار

اسپیکر۔۔۔۔۔کیپٹن (ر) جناب عبدالخالق خان اچکزئی

ڈپٹی اسپیکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میڈم غزالہ گولہ بیگم

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب طاہر شاہ کاکڑ

اسپیشل سیکرٹری (قانون سازی)۔۔۔۔جناب عبدالرحمٰن

چیف رپورٹر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب خالد احمد قمبرانی

☆☆☆

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

بروز بدھ مورخہ 23 رفروری 2026ء بمطابق ۵ رمضان المبارک ۱۴۴۷ھ۔

بوقت سہ پہر 3:25 منٹ پرزیرصدارت کیپٹن (ر) جناب عبدالخالق خان اچکزئی، اسپیکر،

بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر: کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ **از** حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ط

وَاِنَّ عَلَيۡكُمۡ لَحٰفِظِيۡنَ ۝۱۰ كِرَامًا كَاتِبِيۡنَ ۝۱۱ يَعۡلَمُوۡنَ مَا تَفۡعَلُوۡنَ ۝۱۲ اِنَّ الۡاَبۡرَارَ لَفِىۡ نَعِيۡمٍ ۝۱۳ وَاِنَّ الۡفُجَّارَ لَفِىۡ جَحِيۡمٍ ۝۱۴ يَّصۡلَوۡنَهَا يَوۡمَ الدِّيۡنِ ۝۱۵ وَمَا هُمۡ عَنۡهَا بِغَآئِبِيۡنَ ۝۱۶

﴿پارہ نمبر ۳۰ سُوۡرَةُ الانفطار آیات نمبر ۱۰ تا ۱۶﴾

ترجمہ: اور تم پر نگہبان مقرر ہیں۔ عزت والے عمل لکھنے والے۔ جانتے ہیں جو کچھ تم کرتے ہو۔ بیشک نیک لوگ بہشت میں ہیں۔ اور بیشک گناہ گار دوزخ میں ہیں۔ ڈالے جائیں گے اس میں انصاف کے دن۔ اور نہ ہوں گے اس سے جُدا ہونے والے۔

صدق اللہُ العظیم۔

☆☆☆

جناب اسپیکر: جزاک اللہ۔ اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ۔بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ۔ اَللّٰہُ نُوْرُالسَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ ۔صَدَقَ اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْم۔وقفہ سوالات۔

میر زابد علی ریکی صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 172 دریافت فرمائیں۔

میر زابد علی ریکی: اسپیکر صاحب! سوال سے پہلے اگر ایک منٹ اجازت دے دیں۔اسپیکر صاحب! بات یہ ہے کہ اسٹینڈنگ کمیٹیوں کے جو چیئرمین ہیں یہ جو new بلاک بنا ہوا ہے۔

جناب اسپیکر: یہ اگر آپ ایجنڈے کے بعد کرلیں تو ٹھیک نہیں رہے گا؟

میر زابد علی ریکی: ایجنڈے سے پہلے بھی کرنا ہے جناب اسپیکر صاحب! بات یہ ہے کہ آپ سے request ہے قائد ایوان صاحب بیٹھے ہیں یہ کب ہمیں handover ہوگا، دینا ہے نہیں دینا ہے کیا ہے اگر اس طرح ہے تو یہ اسٹینڈنگ کمیٹی بھی ہم سے لے لیں جس بندے کو بھی ملی ہے۔اب ہم ایک اپوزیشن چیمبر ہے اُس میں ہم 18 ایم پی ایز جو اپوزیشن کے ہیں اُس میں ہم حیران ہیں اپنے مہمان کدھر بٹھائیں یہ بندے آرہے ہیں کدھر بٹھائیں۔تو kindly اگر ہوسکتا ہے اِس پر دیکھ لیں۔دوسرا یہ جو اسمبلی کا جناب اسپیکر صاحب کہہ رہے تھے اِس کو گرائیں گے اگر نہیں ہوسکتا ہے کم ازکم اِس کی کرسیاں مائیک وغیرہ یہ بھی renovate ہوجائیں یہ بھی بہتر ہے۔

جناب اسپیکر: زابد علی ریکی صاحب! یہ جو اسمبلی کے معاملات ہیں ویسے اِس کو ہمارے چیمبر میں ہمیں discuss کرنا چاہیے۔اسمبلی کے معاملات فلور پر discuss نہیں کیئے جاتے ہیں لیکن بات یہ ہے کہ Leader of the House بیٹھے ہوئے ہیں وہ اِس بارے میں اسمبلی کو جو ہم نے نئی اسمبلی بنانی تھی یا delay ہے اُس کے اندر جو بھی ہے میرے خیال میں اگر وہ اس پر کچھ کہنا چاہیں تبھی ٹھیک ہے یا پھر چیمبر میں بیٹھ کرتے ہیں تو بھی بہتر رہے گا۔

میر سرفراز احمد بگٹی (قائد ایوان): آنریبل اسپیکر! اُس پر کوئی delay نہیں ہے اُس کا ٹینڈر float ہوگیا ہے اِس کے dismantle کرنے کا اور جو نیا ٹینڈر رہے اُس کے لیے بھی اُس کی ECNEC سے approval ہوگئی ہے تو وہ probably within ten days اُس کا نیا ٹینڈر آجائے گا اور پہلے یہ dismantle ہوگا اِس کا ٹینڈر ہورہا ہے اور اُسکے بعد پھر نئی بلڈنگ کا ٹینڈر شروع ہوجائے گا اِنشاءاللہ اور تب تک ہم اُس بلڈنگ کو use کریں گے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے ٹھیک ہے thank you

میر رحمت صالح بلوچ: جناب اسپیکر! اِس پر آپ کی رولنگ ہے مَیں یہ توجہ دلانا چاہ رہا ہوں آپ نے رولنگ دی تھی NESPEC اور B&R اِس پر انجینئر آکر چیک کریں گے اور اپنی رپورٹ دیں گے کہ یہ بلڈنگ خستہ حالت میں ہے یا ٹھیک ہے وہ رپورٹ آج تک اسمبلی میں پیش نہیں ہوئی۔ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ آپ اپنی رولنگ کے مطابق اُس

رپورٹ کو پیش کریں۔

جناب اسپیکر: وہ رپورٹ آئی ہے۔

میر رحمت صالح بلوچ: اور رپورٹ میں یہ لکھا ہوا ہے کہ یہ بلڈنگ ٹھیک ٹھاک ہے اِس کو گرانا نہیں چاہیے۔ اور ہم ایم پی ایز کم از کم 40 دفعہ سر! آپ کے چیمبر میں آئے ہیں ہم یہ سمجھ رہے ہیں کہ قائد ایوان بیٹھے ہوئے ہیں ہماری بات کی کوئی اہمیت نہیں ہے ایمانداری سے آپ سے چار دفعہ لیڈر آف اپوزیشن نے کہا تھا ہم یہاں ٹینٹ لگائیں گے باہر بیٹھیں گے۔ ایمانداری سے ہمیں بہت مشکلات ہیں۔ چیئرمین بنا دیئے ہیں کمیٹیوں کے room ہمیں allot نہیں کر رہے ہیں کبھی B&R کا بہانہ ہے کبھی کیا ہے یقین کریں ابھی ہم لوگ تنگ ہو رہے ہیں کہ فلور پر اِس مسئلے کو اُٹھا رہے ہیں یا قائد ایوان صاحب ہمت کریں آپ ہمت کریں ہمیں کم از کم کوئی shelter دے دیں public dealing کرتے ہیں عوامی نمائندے ہیں لوگ آتے ہیں سر! ہم خوار ہیں لوگوں کے ساتھ۔ یہاں ایک ہی چیمبر میں ساتھ میں آپ آجائیں ہمارے ایم پی ایز آتے ہیں خواتین آتی ہیں حیران ہیں کہاں بٹھائیں۔ بہت بڑا issue ہے kindly آپ اِس کو serious لے لیں۔

جناب قائد ایوان: جناب اسپیکر! مَیں rebuttal نہیں کرتا میرا دوست ہے میرا بھائی ہے، ایک طرف خود ہی اپنی بات کی کتنی بڑی controversy create کر رہا ہے خود کہہ رہا ہے کہ خوار ہیں ذلیل ہیں جگہ نہیں سی ایم چیمبر آجائیں اگر CM نے کسی سے ملنا ہے تو bathroom میں جا کر مَیں اگر آپ مجھ سے اکیلے میں بات کرنا چاہتے ہیں اور باقی دوست بیٹھے ہوں تو مَیں آپ کو bathroom لے جاؤں گا کہ آؤ میرے ساتھ اکیلے میں بات کر لو۔ یہی حال اپوزیشن چیمبر کا ہے یہی حال جو ہے آپ کے پاس اسپیکر چیمبر کا ہے کہ اُن کے پاس sideroom نہیں ہیں۔ تو ایک طرف کہہ رہے ہیں کہ نہ گرائیں بلڈنگ کی جو ٹھیک ٹھاک کی بات کی دو چیزیں تھیں۔ جناب اسپیکر! correct کر لیں beacuse یہ میڈیا کا دور ہے ایک سیکنڈ میں بات کہاں سے کہاں پہنچ جاتی ہے ایک یہ بات تھی کہ آیا یہ بلڈنگ sustain کرتی ہے کتنے سال sustain کرتی ہے ساتھ اُس کے دوسرا question تھا آپ اُس کو ignore کرتے ہیں کہ کیا ہم اِس کی اُس طریقے سے extension کر سکتے ہیں کہ سی ایم چیمبر کے ساتھ کیا ہم کوئی sideroom بنا سکتے ہیں اسپیکر چیمبر کے ساتھ کیا ہم کوئی کانفرنس روم بنا سکتے ہیں لیڈر آف اپوزیشن کا جو چیمبر ہے اُس کے ساتھ کوئی کانفرنس روم بنا سکتے ہیں کیا اُس کے ساتھ کوئی toiletry بنا سکتے ہیں women caucus کے لیے کوئی آفس اُس کا جا کر دیکھ لیں ایک چھوٹا سا کمرہ ہے ہماری کوئی ساتھ آٹھ لیڈیز تو ہوتی ہیں reserve seats پر کتنی ہیں آپ۔ اَب 11 لیڈیز کے لیے اِتنا سا کمرہ ہے جتنا مَیں اور ڈاکٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں تو یہ اُس

وقت بنا تھا جس purpose کے لیے وہ purpose اب پورا ہوگیا ہے اب پورے چاروں صوبوں نے اپنی اسمبلیز بنالی ہیں اب اِس کی extension نہیں کرسکتے ہیں دوسری جگہ کی option کے لیے آپ نے مَیں نے سرتوڑ کوشش کی کہ لوگوں کا کچھ کا خیال تھا کہ اس کی کوئی تاریخی بلڈنگ ہے جیسے جرگہ ہال ہے ہمارا پہلا وہاں اسمبلی ہوئی تھی اس طرح کی کئی اسمبلیز آئی ہیں نادرا کا جو آفس ہے وہ پہلے نیشنل اسمبلی وہاں کسی زمانے میں ہوتی تھی تو ہمارے پاس option کوئی نہیں تھا سوائے اِس کے یا سریاب میں ہمارے پاس کچھ زمین موجود تھی یا پھر ہمارے پاس کچ موڑ پر موجود تھی۔اب کچ موڑ میں جانا ہے سریاب میں جانا ہے یہ August House فیصلہ کرلے اِس سے مناسب جگہ نہیں اور ڈیزائین کی جہاں تک بات تھی کہ جی یہ کوئی اِس پر cutural وہ ہے تو اُس کو ہم نے مکمل طور پر اسمبلی کے ممبرز کو جو اُس کا پلان بنا ہے آپ کی نظر سے بھی گزرا ہے جو ممبرز چاہتے ہیں ہم اُن کو بریفنگ دے دیں گے اُس میں ہم اپنا جو cultural touch ہے جو ہمارا بلوچستان کا کلچر ہے اُس cultural touch کو ہم مکمل طور پر سامنے رکھیں گے اور اِس کو بنائیں فیڈرل گورنمنٹ اِس پر پیسے دے رہی ہے پیسے بھی آپ کے نہیں ہیں تو I dont know کہ کیا مسئلہ ہے۔

جناب اسپیکر: thank you

میر رحمت صالح بلوچ: سر! میں آپ کے توسط سے قائد ایوان کو گوش گزار کروں۔

جناب اسپیکر: بس میرے خیال میں ابھی cross question کی ضرورت نہیں ہے اب مجھے ذرا explain کرنے دیں آپ بیٹھ جائیں۔آپ بیٹھ جائیں۔رحمت صالح صاحب۔آپ بیٹھیں مَیں آپ کو بتاتا ہوں دیکھیں۔

میر رحمت صالح بلوچ: سر! ہمارے چیمبر تیار ہیں ضرورت ہے یہ مشکلات ہیں ہمیں ناں۔

جناب اسپیکر: دیکھیں وہ جو نیو بلاک ہے کمیٹی بلاک جس کو آپ کمیٹی یا چیئرمینوں کے offices کی بات کرتے ہیں وہ ہم نے اِس لیے اُس کو فی الحال آپ کو handover نہیں کیا ہے کہ جو ہماری اسمبلی کا ایڈمن بلاک ہے اُس کو مکمل اسمبلی کے ساتھ گرانا پڑے گا تب جا کر اسمبلی جس طرز ڈیزائین پر بنانا چاہ رہے ہیں اُسی طرح بنے گی تو جو اسمبلی کا اسٹاف ہے around 06 to 07 hundred نفری ہے اُن کے لئے ہمارے پاس اور کوئی جگہ نہیں اُن کو accommodate کرنے کا اِسکے علاوہ کہ ہم اِسکو اِس بلاک کے دو فلورز پر کم از کم اُن کو کیبن بنا کے دیں گے wooden partition کے ساتھ تب جا کر وہ اُس میں accommodate ہوں گے۔تو یہ اگر اسمبلی گرتی ہے اُسکے ساتھ ایڈمن بلاک بھی گرتا ہے تو پھر آپ خود اندازہ لگائیں کہ آپ کو cooperate تو کرنا پڑیگا اس کے ساتھ otherwise ہمارے پاس بھی کوئی اور جگہ نہیں ہے یا پھر ایڈمن بلاک کو چھوڑ دیتے ہیں صرف اسمبلی کو گراتے ہیں۔

میر رحمت صالح بلوچ: جناب اسپیکر صاحب! یہ جو پرانا MPAs Hostel ہے یہ کھنڈرات بن رہا ہے اِس میں ہمیں adjust کریں یہ جو پرانا MPAs Hostel ہے یہ بھوت بنگلہ بن رہا ہے اِتنا خرچہ ہونے کے باوجود ہم کیوں آنکھیں بند کر کے کچھ نہیں بولتے۔ MPAs Hostel پر اِتنا خرچہ ہوا ہے۔

جناب اسپیکر: MPAs Hostel کو کیا کریں۔

میر رحمت صالح بلوچ: اِس کو کیوں لاوارث چھوڑا ہوا ہے۔ اب تو بھوت بنگلہ بنے گا۔

جناب اسپیکر: نہیں نہیں لاوارث نہیں ہے آپ بتائیں کیا کریں اُس کو؟

میر رحمت صالح بلوچ: سر! کتنے سال سے آپ اندازہ کریں ناں۔

جناب اسپیکر: آپ بتائیں کہ ہم کیا کریں؟

میر رحمت صالح بلوچ: اِس کو ہم چیئرمینوں کو allot کریں۔ یا ہمیں allow کر دیں ہمیں rent دے دیں گے as MPA کمرہ لے لیں گے جیسے پہلے دیتے تھے۔ یہ کر لیں۔ یا پھر ہمیں چیمبر نہیں دیں یہ بھی adjustment ہو جائے گی۔

جناب اسپیکر: نہیں اگر کمیٹی کا وہ ایک option ہے ہمارے پاس اگر ہم اُس پر سوچ سکتے ہیں یا پھر ایک تو پروگرام بنایا تھا ہم نے کہا MPAs Hostel کو جو کہ اِس میں رہنے کے قابل نہیں تھا اُس پر گورنمنٹ نے پیسہ خرچ کیا ہے ہم اُس کو out source کرنے لگے ہیں اُس کو ایک ایسے اچھے ہوٹل کے حوالے کرنے لگے ہیں جس سے گورنمنٹ اور اسمبلی دونوں کے لیے کچھ پیسہ generate ہو گا وہ آئے گا۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ اُس کو ہم کمیٹی بلاک کے حوالے کریں تو اِس کے اُوپر more than پچاس دو ایک ارب روپے خرچہ ہوا ہے وہ پھر ویسے کا ویسے فضول ضائع ہو جائے گا اُس کے اُوپر۔

میر یونس عزیز زہری (قائد حزب اختلاف): جناب اسپیکر! پیسے ہم بعد کمائیں گے پہلے یہ ہے کہ ہم اپنے کمیٹی کے چیئرمینوں کو تو accommodate کر لیں گے۔ اگر ہو سکتا ہے ہم ڈیزائین میں change کر کے ایڈمن بلاک ہمارا بچ سکتا ہے ٹھیک ہے۔ اگر نہیں ہے تو پھر اسٹاف کو آپ MPAs Hostel میں shift کر دیں۔ ظاہر ہے اگر فی الحال یا آدھے آدھے دو بندوں کو دو کمیٹیوں کو ایک چیمبر دے دیں بھی ٹھیک ہے اِس پر بھی ہم گزارا کر سکتے ہیں۔ مَیں اگر زیادہ بات کروں گا تو پھر میرے دوست ناراض ہوتے ہیں میرے اپنے دوست کہ آپ اپنے چیمبر میں شاید آپ ہمیں وہ نہیں کر رہے ہیں۔ میرے چیمبر میں گیارہ کرسیاں ہیں اور ہم اٹھارہ ہیں۔ کبھی ایک آجاتا ہے پھر ایک نکل جاتا ہے پھر دوسرا آکر بیٹھ جاتا ہے۔ اگر کوئی ہمارا معزز مہمان آجاتا ہے آج آپ بھی آجائیں سی ایم صاحب بھی آجائیں دیکھ لیں ہم

لوگوں کا کیا حال ہے۔اور اُسی کے اندر washroom بھی بنا ہوا ہے اُسی کے اندر یہ سب کچھ ہے مہربانی کر کے ساری چیزیں اُس کو نہیں دے دیں اسٹاف کو آدھی کمیٹیوں کو دے دیں چلیں ہم گزارا کر لیتے ہیں آدھے اسٹاف کو دے دیں۔24 ہے یا28 ہے دو بندوں کا ایک دے دیں ہم گزارا کر لیں گے اِس طرح کر لیں اِن کو۔

جناب اسپیکر: دیکھ لیتے ہیں، دیکھ لیتے ہیں۔

جناب قائد حزب اختلاف: یا آپ کو ہمارے ساتھ بیٹھ کے اِس پر تھوڑی سی بات کر لیں۔

جناب اسپیکر: دیکھ لیتے ہیں، دیکھ لیتے ہیں، دونوں option دیکھ لیتے ہیں۔

جناب قائد ایوان: جناب اسپیکر! مَیں last اِس کو conclude کر لیتا ہوں۔مَیں اِس تجویز سے agree کرتا ہوں کہ جو ہمارا پرانا MPAs Hostel وہ renovate ہوا، اُس کو ہم cabins بنا کے ایڈمن بلاک کو وہاں شفٹ کر لیں یا پھر یہ جو ہمارے وہ ہیں اُن کو وہاں پر شفٹ کر لیتے ہیں for the time being

جناب اسپیکر: دیکھ لیتے ہیں۔

جناب قائد ایوان: for the time being جو آپ کا plan ہے وہ بہت اچھا plan ہے لیکن جب تک دو سال میں ہماری یہ building بن جائیگی اُس کے بعد اُس پر پھر plan۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔

جناب قائد ایوان: ٹھیک ہے؟ thank you

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔thank you۔جی ظہور بلیدی صاحب۔

میر ظہور احمد بلیدی (وزیر محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات): جناب اسپیکر! آج صبح سویرے میرے گاؤں بلیدہ میں فتنہ الہندوستان نے ایک گھر پر حملہ کیا ہے اور اُدھر تین خواتین دو بچے اور دو مرد شہید کیے ہیں اور اِنتہائی گھناؤنا واقعہ ہوا ہے وہاں خواتین پر گولہ بارود سے حملہ کیا اور اُن کی لاشیں جھلس گئی ہیں اور پورے علاقے میں غم وغصہ پایا جا رہا ہے تو مَیں اس واقعے کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہوں بلوچستان میں یہ پہلا واقعہ نہیں ہے بلکہ اس طرح کے کئی واقعات ہوئے ہیں جس میں ہمارے گھروں کو چادر اور چار دیواری کو پامال کیا گیا ہے اور یہ سب کچھ ہندوستان کی ایما پر ہو رہا ہے اور اس میں ہم بھرپور اِس کی مذمت کرتے ہیں بلکہ میں یہاں تک کہتا چلوں کہ اِس پر ہمیں ایک مشترکہ قرارداد اسمبلی میں لانی چاہیے جس میں ہمیں واضح پیغام دینا چاہیے اور وزارت خارجہ سے ہم مطالبہ کریں کہ اِس واقعے کی ایک dossier بنا کر مختلف اِنٹرنیشنل فورمز میں ہندوستان کے خلاف احتجاج کریں اور ہمیں diplomatically, security حوالے سے اِس واقعہ کو ہمیں takle کرنا ہوگا اگر ہم نہ کریں آج تو ہمارے لوگ روزانہ شہید ہوتے رہیں گے اور پھر ہم ایسے ہی خاموش

تماشائی بن کر بیٹھ جائیں گے۔اور اِس قرارداد میں میں یہ ضرور چاہوں گا کہ ہمارے تمام ممبران اِس پر دستخط کریں تا کہ ایک message چلا جائے پوری دُنیا کو کہ جی بلوچستان اسمبلی اِن معصوم بچے بچیوں اور خواتین کے ساتھ ہیں۔شکریہ۔

جناب اسپیکر: thank you

جناب قائدایوان: تھوڑی سی رائے دینا چاہتا ہوں اس سے پہلے کہ آپ دُعا کے لیے کہیں گے مولوی صاحب کو دُعا بھی کرلیں گے شہداء کی فیملی کے لیے۔جو قرارداد کی بات کی میر ظہور بلیدی نے میرا خیال ہے کہ اپوزیشن کی تو دوستوں سے بھی ہم ریکویسٹ کرتے ہیں کہ اِس کو مشترکہ قرارداد بنالیں میں نے کیونکہ اسلام آباد ایک میٹنگ کے لیے جانا ہے تو میری طرف سے بھی اُس کو،مَیں اُس کی قرارداد کا حصہ بننا چاہتا ہوں۔اُس کے بعد میں جس فیملی کے ساتھ یہ واقعہ ہوا ہے اِنتہائی دردناک ہے اِنتہائی افسوسناک ہے ہماری روایات کے بالکل منافی ہے خواتین پر جس بے دردی کے ساتھ حملہ کیا گیا اور جس طرح اُن کی لاشوں کو جھلسا گیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اِس کی جتنی بھی مذمت کی جائے،مذمت کے الفاظ بہت تھوڑے ہیں اور اِن قاتلوں کو اِن دہشت گردوں کو اِن ظالموں کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لیے حکومت بلوچستان ہماری سکیورٹی فورسز انشاءاللہ تعالی اپنی بھرپور کوشش کریں گی کہ یہ اپنے انجام کو پہنچیں اور ہمارا معاشرہ یہ جو میں پہلے دن سے کہہ رہا ہوں کہ یہ جنگ جو شروع کردی گئی ہے جو مسلط کردی گئی ہے یہ کہاں کس نظریہ سے شروع کرا کے جس نظریہ پر اِس نے پورا کبھی نہیں اُترنا بلوچ کو ایک لاحاصل جنگ میں ڈالا گیا ہے لیکن اب یہ آگئے ہیں ہماری عورتوں کے قتل وغارت پر؟ یہ اب آگئے ہیں ہمارے بینک لوٹنے پر؟ تو یہ August Hall نے lead لینا ہے اِس میں اور اِس قرارداد کو متفقہ طور پر منظور ہونا چاہیے اور میں اِس کا حصہ بھی ہوں اور میری یہ بھی گزارش ہوگی کہ میری غیر موجودگی میں مجھے اِس کا حصہ بنایا جائے میری ایک important meeting ہے I am leaving for Islamabad تو ساتھ ساتھ اِس کی جتنی بھی مذمت کی جائے وہ کم ہے اور حکومت special compensation اِن خواتین کے لیے وہ بھی announce کرتی ہے۔شکریہ جی۔

جناب اسپیکر: مَیں بھی آپ کے ساتھ ایک افسوسناک واقعہ آج صبح کا share کردیتا ہوں and this is for the very first time چمن کے اندر آج FC کی ایک گاڑی کے اُوپر حملہ ہوا ہے جس میں 5 سپاہی سوار تھے ان میں سے 3 کی death ہوگئی ہے اور injured 2 ہیں تو اُن کو بھی اس فاتحہ میں۔۔۔(مداخلت)جی ہاں پھر دُعا کرا لیتے ہیں۔ok thank you۔آپ تشریف رکھیں۔مولوی صاحب!دُعا کریں۔

(دُعائے مغفرت کی گئی)

جناب اسپیکر: خُدا کرے یہ سلسلہ تھم جائے ہم اسمبلی میں تو فاتحہ ہی پڑھتے رہتے ہیں بس ہر روز تقریباً کسی نہ کسی کا فاتحہ پڑھ رہے ہوتے ہیں۔۔۔(مداخلت) مولوی صاحب! ابھی ایجنڈے پر آئیں گے جی۔نہیں نہیں ایجنڈے پر بیٹھیں بس discussion ہوگی جتنے ہونی تھی وہ ہوگئی ہے۔

جناب اسپیکر: **وقفہ سوالات۔**

میر زابدعلی ریکی صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 172 دریافت فرمائیں۔زابدعلی ریکی صاحب، ریکی صاحب۔۔۔ (معزز رکن اسمبلی بغیر مائیک کے مسلسل بول رہے ہیں)۔تشریف رکھیں۔تشریف رکھیں طریقہ یہی اور کیا طریقہ ہے؟ یہی طریقہ ہے۔ایجنڈے پر۔آپ اپنا ذرا gesture بھی ٹھیک کریں یہ جو آپ ہاتھ ہلا کے باتیں کررہے ہیں آپ کا یہ طریقہ کار ٹھیک نہیں ہے its not acceptable یہ میں آپ کو بتا رہا ہوں آپ کو دوبارہ پھر اس طرح نہیں کرنا۔ نہیں میں ایجنڈے کے مطابق چلوں گا آپ کو پسند آئے یا نہ آئے مجھے اُس سے کوئی غرض نہیں ہے آپ تشریف رکھیں پلیز۔آپ تشریف رکھیں آپ تشریف رکھیں پلیز۔آپ اپنا رویہ ذرا ٹھیک کریں پھر آپ کو موقع دیتے ہیں۔کیا؟ کیسے؟ کیوں آپ ایجنڈا کے بیچ میں بول رہے ہیں؟ یہ میری discretion ہے میں جس کو بولنے دوں یا نہ دوں۔یہ میری discretion میں جس کو بولنے دوں یا نہ دوں۔میں نے کہا یہ میری discretion ہے۔ضد نہیں کرتا ہوں میں نے کہا یہ میرا اختیار ہے کہ میں جس کو بولنے۔۔۔(معزز رکن مسلسل بغیر مائیک کے بول رہے ہیں) آپ تشریف رکھیں تشریف رکھیں۔نہیں نہیں اس طرح نہیں آپ بیٹھیں۔زابدعلی ریکی صاحب! اپنا سوال نمبر 172 دریافت فرمائیں۔

میر زابدعلی ریکی: اس Question سے مطمئن ہوں سر!۔

☆172 **میر زابدعلی ریکی، رُکن اسمبلی:** نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 02 جنوری 2025ء

کیا وزیر ملازمتہائے عمومی نظم ونسق ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔ مورخہ 5 مئی 2025ء کو موخر شدہ۔

کیا یہ درست ہے کہ سال 24-2023ء کے دوران محکمہ ہذا نے آفیسران کیلئے مختلف کمپنیز کی گاڑیاں خریدی ہیں۔اگر جواب اثبات میں ہے تو کل کسقدر مالیت کی گاڑیاں خریدی گئی ہیں، نیز گاڑی ماڈل، کمپنی کا نام اور کل مالیت کی مکمل تفصیل دی جائے؟

وزیر ملازمتہائے عمومی نظم ونسق: جواب موصول ہونے کی تاریخ 28 فروری 2025ء۔

محکمہ ملازمتہائے عمومی نظم ونسق حکومت بلوچستان نے مالی سال 24-2023ء میں کسی قسم کی کوئی گاڑی نہیں خریدی ہے۔

جناب اسپیکر: آپ مطمئن ہیں۔disposed off۔میر یونس عزیز زہری صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 281 دریافت فرمائیں۔

میر یونس عزیز زہری (قائد حزب اختلاف): سوال نمبر 281۔

جناب اسپیکر: جی۔عبدالمجید بادینی صاحب concerned minister please

انجینئر عبدالمجید بادینی (پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ملازمتہائے امور عمومی نظم ونسق): جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے صحیح۔ جواب ہے اِس میں۔

وزیر ملازمتہائے عمومی نظم ونسق: جواب موصول ہونے کی تاریخ 14 اکتوبر 2025ء۔

جی ہاں یہ درست ہے کہ محکمہ ملازمتہائے عمومی نظم ونسق میں مختلف اسامیاں خالی ہیں جنہیں پُر کرنے کے لئے محکمہ ہذا نے سال 2022-23ء میں اسامیاں مشتہر کی تھیں اور ٹیسٹ وانٹرویو کا سلسلہ آخری مراحل میں تھا کہ حکومتی مدت پوری ہونے کے بعد نگران حکومت نے ذمہ داریاں سنبھالیں اور الیکشن کمیشن نے صوبہ بھر میں تبادلے/تعیناتی پر پابندی عائد کر دی جس کی وجہ سے بھرتیوں کا عمل مکمل نہ ہو سکا۔علاوہ ازیں عدالت عالیہ کی جانب سے سول سیکرٹریٹ میں ہر قسم کی بھرتیوں پر تا حکم ثانی پابندی عائد کی جا چکی ہیں۔مطلوبہ گریڈ وائز خالی اسامیاں جو کہ وقتاً فوقتاً ملازمین کی ریٹائرمنٹ ،فوتگی وملازمت سے برخاستگی کی صورت میں خالی پڑی ہیں کی تفصیل ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام وگریڈ اسامی	تعداد خالی اسامی	مدت/عرصہ خالی اسامی
1	اسسٹنٹ کمپیوٹر آپریٹر (گریڈ-12)	51	سال2011
2	جونیئر کلرک (گریڈ-11)	153	سال2011
3	فوٹو اسٹیٹ مشین آپریٹر (گریڈ-05)	16	سال2017
4	دفتری (گریڈ-02)	10	سال2017
5	نائب قاصد (گریڈ-01)	204	سال2018

ایڈمن ونگ

نمبر شمار	نام وگریڈ اسامی	تعداد خالی اسامی
1	اسسٹنٹ سیکورٹی آفیسر (گریڈ-15)	01
2	اسسٹنٹ پروٹوکول آفیسر (گریڈ-15)	01
3	کیئر ٹیکر (گریڈ-15)	04
4	کیئر ٹیکر فیمیل (گریڈ-15)	01

5	اسسٹنٹ پروٹوکول آفیسر (گریڈ-14)	01
6	پیش امام (گریڈ-12)	01
7	کنٹرول روم آپریٹر (گریڈ-12)	07
8	اسسٹنٹ/ کنٹرولر (گریڈ-11)	01
9	چیف سینیٹری انسپکٹر (گریڈ-11)	01
10	الیکٹریشن سپروائزر (گریڈ-11)	01
11	ہیڈ کک (گریڈ-11)	02
12	مکینک سپروائزر (گریڈ-11)	04
13	اسٹور سپروائزر (گریڈ-11)	01
14	ٹیلی فون ایکسچینج سپروائزر (گریڈ-11)	01
15	سینئر ریسپشنسٹ (گریڈ-11)	02
16	کارپینٹر (گریڈ-08)	01
17	کیئرٹیکر (گریڈ-08)	01
18	الیکٹریشن (گریڈ-08)	02
19	ہیڈ بیرا (گریڈ-08)	01
20	بیرا سپروائزر (گریڈ-08)	01
21	سیکورٹی سپروائزر (گریڈ-08)	03
22	اسپورٹس انچارج (کنٹریکٹ) (گریڈ 07)	01
23	بم ڈسپوزل ٹیکنیشن (گریڈ-06)	02
24	جنریٹر آپریٹر (گریڈ-06)	01
25	سینٹری انسپکٹر (گریڈ-06)	02
26	اسٹور کیپر (گریڈ-06)	01

27	سپروائزر (گریڈ-06)	02
28	سپروائزر برائے چوکیدار (گریڈ-06)	07
29	ہیڈ مالی (گریڈ-05)	04
30	ہیڈ کنڈکٹر (گریڈ-05)	02
31	موذن/خطیب (گریڈ-05)	01
32	سیکورٹی گارڈ (گریڈ-05)	09
33	کُک (گریڈ-05)	03
34	سیکورٹی مین (گریڈ-05)	22
35	ٹیلی فون آپریٹر (گریڈ-05)	06
36	ریسپشنسٹ (گریڈ-05)	01
37	اکاؤنٹ کلرک مع ریسپشنسٹ (گریڈ-05)	01
38	مؤذن (گریڈ 04) برائے آفیسر میس	01
39	پلمبر (گریڈ-04)	02
40	ڈرائیور (گریڈ-04)	148
41	اسٹور کلرک (گریڈ 05)	01
42	الیکٹرک سپروائزر (گریڈ-01)	01
43	کُک (گریڈ-04)	03
44	آیا (گریڈ-01)	02
45	چوکیدار (گریڈ-01)	20
46	فراش (گریڈ-01)	05
47	ہیلپر (گریڈ-01)	01
48	خادم معہ کیئر ٹیکر (گریڈ-01)	01

49	بیرا (گریڈ-01)	07
50	مالی (گریڈ-01)	10
51	مصالچی (گریڈ-01)	01
52	مہتر (گریڈ-01)	12
53	سویپر (گریڈ-01)	03
54	بیرا پارٹ ٹائم (عارضی/درجہ چہارم)	02
55	بیرر (عارضی/فکس تنخواہ)	01
56	فراش (عارضی/فکس تنخواہ)	08
57	لفٹ آپریٹر (عارضی/درجہ چہارم)	02
58	چوکیدار (عارضی/درجہ چہارم)	01
59	انٹرنیٹ ٹیکنیشن (فکس تنخواہ)	02
60	مہتر (عارضی/درجہ چہارم)	15
61	ٹیلی فون ٹیکنیشن (عارضی/درجہ چہارم)	02
62	سویپر پارٹ ٹائم (گریڈ-01)	08
63	گیس فٹر (عارضی/درجہ چہارم)	01
64	سویپر (عارضی/درجہ چہارم)	03
65	بال پکر پارٹ ٹائم (عارضی/درجہ چہارم)	02
	ٹوٹل	**368**

کیمپ آفس گوادر (ایڈمن ونگ)

نمبر شمار	نام وگریڈ اسامی	تعداد خالی اسامی
1	کیئر ٹیکر (گریڈ-15)	01
2	جونیئر کلرک (گریڈ-11)	02

3	اسٹور کیپر (گریڈ-06)	01
4	فوٹو اسٹیٹ مشین آپریٹر (گریڈ-05)	01
5	سیکورٹی مین (گریڈ-05)	05
6	کُک (گریڈ-04)	03
7	ڈرائیور (گریڈ-04)	05
8	بیرا (گریڈ-01)	04
9	چوکیدار (گریڈ-01)	05
10	مالی (گریڈ-01)	02
11	نائب قاصد (گریڈ-01)	05
12	سویپر (گریڈ-01)	06
	ٹوٹل	**40**

جناب اسپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ جی میر یونس عزیز زہری صاحب۔

میر یونس عزیز زہری (قائد حزب اختلاف): جناب اسپیکر! اِس میں کچھ چیزیں انہوں نے دیئے ہیں کہ 2011ء سے پوسٹیں جو ہم نے مانگی تھیں 2011ء سے پوسٹیں خالی ہیں اور 2018, 2017 اگر 2011ء سے گنا جائے تو یہ میرے خیال میں 15 سال ہو گئے۔ 15 سال سے یہ پوسٹیں خالی ہیں S&GAD اِن کو fill نہیں کر رہا ہے کہ اس کی وجوہات ہمیں بتا دیں کہ کیوں fill نہیں کر رہا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہاں یہ اخبار کا ایک میرے پاس پڑا ہوا ہے یہ 8 نومبر 22ء کا جنگ اخبار ہے اس میں 242 پوسٹیں اسٹینو گرافر کی اُنہوں نے اُس ٹائم اخبار میں دیا تھا تو ابھی یہ جو list جو مجھے provide کی گئی ہے اِس میں یہ 242 پوسٹیں نہیں ہیں۔ آیا یہ 242 پوسٹیں کہاں گئے؟ اگر ان کو کہیں شفٹ کر دیا تو وہ کہاں شفٹ کر دیا ان کو؟ کسی اور میں اگر کیا ہے تو یہاں اس کا اِنہوں نے ذکر تک نہیں کیا ہے کہ یہ پوسٹیں ہم نے کہاں شفٹ کر دیا ہے اور کس کو دیا ہے کیا کیا ہے تو یہ مجھے ذرا بتایا جائے کہ ایک تو 2011 سے پوسٹیں خالی ہے اِن کو کیوں فل نہیں کیا گیا ہے 2011 کے بعد اگر 2022 کا اِنہوں نے کہا کہ جی کورٹ نے پابندی لگا دی پابندی اُس ٹائم لگائی تھی جب الیکشن ہو رہا تھا کہ جی الیکشن کے دوران آپ اِن کو نہیں کر سکتے ہو الیکشن بھی ختم ہو گیا سب کچھ ہو گیا اُس کے بعد 18 کے بعد یہ 24, 2024 کے بعد یہ ابھی دو سال تو اِس گورنمنٹ کو ہو گیا ہے پھر بھی اِن پوسٹوں کو یہ

لوگ فل نہیں کر رہے لوگوں کو روزگار تو کم سے کم دے دے یہ مل ملا کے کوئی ایک ہزار کے قریب پوسٹیں بندے 800 کچھ یہ ہے اور اگر سٹینوگرافر کی 242 پوسٹیں اِن میں ڈال دیں تو میں یہ ایک ہزار کے قریب پوسٹیں ہیں لوگوں کو روزگار کیوں نہیں دے رہے ہیں؟

جناب اسپیکر: یہ advertised کی تھی اُنہوں نے؟

جناب قائد حزب اختلاف: یہ پہلے advertise کیا ابھی advertise نہیں کر رہے۔ مجھے وزیر صاحب بتائیں کہ 2011ء کی پوسٹیں آپ لوگ کیوں وہ نہیں کر رہے ہیں 2011-2017 جو اُنہوں نے دیے کہ 2011ء اور 2017ء کی پوسٹیں خالی ہیں۔ اِن کو کیوں fill نہیں کر رہے ہیں۔ آیا department کی طرف سے کچھ ہے یا کیا ہے؟

جناب اسپیکر: Minister concerned please.

جناب عبدالمجید بادینی (پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی): بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم۔ محترم قائد حزب اختلاف نے صحیح فرمایا مگر سٹینوگرافر کی پوسٹیں ختم کر دی گئی ہیں جناب۔ یونس صاحب جن پوسٹوں کا ذکر کر رہے ہیں وہ ختم کر دی گئی ہیں سٹینوگرافر کی پوسٹیں۔ بقایا 800 پوسٹیں ہیں 2022ء اور 2023ء میں عدالت نے یہ لگایا تھا اُس وقت نگران حکومت آئی تھی یہ حکومت ختم ہوگئی تھی اُس زمانے میں تو نگران حکومت نے یہ نہیں کیے اب دوبارہ اس پر ہم گئے کورٹ میں تین stay اس پر لیے گئے ہائی کورٹ بلوچستان میں۔ تو انشاء اللہ وتعالیٰ اس پر لگے ہوئے ہیں جلد ہی اِن کو ہٹایا جائے گا اور اِن کو انشاء اللہ ملازمت دینگے۔

جناب اسپیکر: ٹوٹل کتنی پوسٹیں ہیں جو کہ کورٹ میں pending ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی: تقریباً 800 کے قریب ہیں۔

جناب اسپیکر: 800 کے قریب ہیں اچھا ٹھیک ہے۔

جناب قائد حزب اختلاف: منسٹر صاحب! ذرا اس پر یہ بتائیں کہ سٹینوگرافر کی پوسٹیں ختم کر دیں اِن سٹینوگرافر کو کہیں ضم کر دیا یا اِن کو نوکری سے نکال دیا یا اِن کا کیا ہو گیا کہاں گئے یہ لوگ بیچارے؟ یا اِن کو retire کر دیا کیا ہوا اِن کا ذرا یہ ہمیں بتا دیں اِن کو کسی اور جگہ شفٹ کر دیا یا promote کر دیا یا name change کر دیا ہے۔ اگر name change کر دیا ہے تو یہ پوسٹیں کہاں گئیں؟ یہ 242 posts ہیں اگر کسی اور جگہ پر اِن کو promote کر دیا یا name change کر دیا کان اِدھر سے پکڑو یا اُدھر سے پکڑو لیکن 242 پوسٹیں کہاں گئیں۔ آیا پوسٹوں کے ساتھ یہ لوگ ختم ہو گئے اِن کو بھی نکال دیا یا کیا کیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی: اسپیکر صاحب! جو پرانے سٹینوگرافر تھے اُن کو مختلف محکموں میں adjust کردیا گیا ہے۔ ابھی جو نئے ہیں تو نئے کے لیے کوئی بھرتی نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: نئے اس میں بھرتی نہیں ہوئے ہیں۔ ٹھیک ہے وہ adjust ہو گئے ہیں دوسرے departments میں میرے خیال میں۔ سوال نمبر 281 disposed off.

جناب اسپیکر: میر یونس عزیز زہری صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 283 دریافت فرمائیں؟

جناب قائد حزب اختلاف: سوال نمبر 283۔

☆**283 میر یونس عزیز زہری، رُکن اسمبلی:** نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 16 جون 2025ء۔

کیا وزیر ملازمتہائے عمومی نظم ونسق ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

کیا یہ درست ہے کہ محکمہ ملازمتہائے عمومی نظم ونسق کے سروس رولز کے تحت سیکرٹریز، آفیسران واہلکاران کی جائے تعیناتی پر تین سال سے زائد عرصے تک نہیں رہ سکتے اگر جواب اثبات میں ہے تو تین سال سے زائد جائے تعیناتی پر کام کرنے والے سیکرٹریز، آفیسران وہلکاران کے نام مع ولدیت، عہدہ، گریڈ، شناختی کارڈ نمبر اور لوکل/ڈومیسائل کی تفصیل دی جائے۔ نیز سال 2021ء سے تاحال مذکورہ بالا آفیسران کی جائے تعیناتی کی تاریخ کی بھی مکمل تفصیل دی جائے؟

وزیر ملازمتہائے عمومی نظم ونسق: جواب موصول ہونے کی تاریخ 14 اکتوبر 2025ء۔

جواب ضخیم ہے لہذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب اسپیکر: جی concerned minister please مجید بادینی صاحب۔ مائیک اُوپر کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر! اس حوالے سے میں نے پوچھا ہے کہ جی tenure کتنا ہوتا ہے تین سال کا ہے پانچ سال کا ہے دس سال کا ہے یا تاحیات ہے اُس میں گورنمنٹ ملازمین کے تو اس میں کچھ اِنہوں نے پورے دے دیے اِن میں سے کچھ ایسے ہیں کہ دس سال سے ایک پوسٹ پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ کوئی 7 سال سے کوئی 12 سال سے کوئی 14 سال سے بھی ایک پوسٹ پر بیٹھا ہوا ہے وہ اُس پوسٹ کو اپنا جاگیر سمجھ رہے ہیں۔ آیا مجھے منسٹر صاحب یہ بتائیں گے کہ جی کیوں اِس طرح کی چیزیں ہیں کہ ایک بندہ 14 سال سے ایک پوسٹ پر بیٹھا ہوا ہے کیا اگر وہ مر گیا تو اُس کے بعد ہمارا کیا ہوگا؟ آیا اُس کے بعد ہم system کو چلا سکیں گے یا نہیں اللہ نہ کرے اُس کی زندگی بڑھ جائے لیکن یا ریٹائرڈ ہو گیا یا فوت ہو گیا تو اُس کے بعد ہم کیا کریں گے کیوں کہ 16 سال سے یا 14 سال سے یا 10 سال سے ایک پوسٹ پر یہ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب اسپیکر: جی منسٹر صاحب یہ 12,12 سال 15,15 سال point تو valid ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی: سر! اس کے بھائی کو میں جا کر چیمبر میں detail سے یہ ساری باتیں بتاؤں گا انشاء اللہ۔اسمبلی میں میر زاہد صاحب ابھی ہمیں پتہ ہے وہ کہاں ہے ہمیں تو پتہ ہی نہیں ہے 15,15 سال والا آپ نے کوئی۔بھائی مجھے آپ list دے دیں میں اِن کو۔۔۔

جناب اسپیکر: مجید بادینی صاحب Chair کو adress کریں please۔آپ کہہ رہے تھے کہ آپ اُن کے ساتھ بیٹھیں گے پھر اُن کو بتا دیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی: جی ہاں۔ہمیں وہ بتائیں کہ کون سے وہ ملازم ہے جو پندرہ پندرہ سال سے ایک پوسٹ پر بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب اسپیکر: تو اس question کو فی الحال ہم defer کرتے ہیں disposed off نہیں کرتے ہیں۔آپ اِن کے ساتھ اگر بیٹھیں۔

جناب قائد حزب اختلاف: اس میں 2nd question ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی: ایسا کوئی نام بتائیں سائیں چند لوگوں کے نام بتائیں کہ وہ کون سے لوگ ہیں جو 14,15 سال سے ایک پوسٹ پر بیٹھے ہیں۔

جناب قائد حذب اختلاف: میں نے یہ گھر سے نہیں لایا ہے یہ آپ نے مجھے دیا ہے میں اسی سے بات کرر ہا ہوں۔

جناب اسپیکر: یہ لسٹ یہی ہے آپ کے پاس جو فرسٹ نام ہے غلام حسین ولد محمد حسین۔

جناب قائد حزب اختلاف: بہت سارے ہیں سر! اس میں یہ اُنہوں نے خود دے دیا میں اُسی سے بول رہا ہوں۔

جناب اسپیکر: مجید بادینی صاحب! یہ تو کافی لمبی لسٹ ہے۔ٹھیک ہے ہوسکتا ہے آپ نے ہوم ورک نہیں کیا ہے۔جس کے لیے ہم آپ کو ٹائم دیتے ہیں کہ آپ اِن کو ٹائم دے دیں یہ آپ کے ساتھ بھی آجائیں گے اور question کو ہم فی الحال defer کرتے ہیں اور next session میں اس کو دوبارہ اُٹھائیں گے اگر اپوزیشن لیڈر صاحب مطمئن ہوئے تو disposed off کریں گے۔

جناب قائد حزب اختلاف: اچھا دوسرا یہاں میں نے ایک لسٹ مانگی ہے کہ کون کہاں ہے۔اس میں یہ سیریل نمبر 90 سے 118 تک۔یہ Finance department کے اِنہوں نے officers کے نام دے دیے سیریل نمبر 90 سے 118 تک۔اِن کا اِنہوں نے بالکل وہ short کر دیا ہے کہ یہ کہاں ہے کب سے ہے کیوں ہے کیسے ہے یہ بالکل اس لسٹ میں باقیوں کا دے دیا ہے یہ 90 سے لے کر 118 تک۔یہ 28 آفیسران بنتے ہیں یہ

28 کو بالکل مخفی رکھا گیا ہے کیا یہ پتہ نہیں کوئی سیکریٹ وہ ہے کہ جو یا out ہو جائے گا اس سے ہمارا قومی اُس پر اثر پڑے گا کہ کیا ہے اور کیا نہیں ہے۔ تو یہ مجھے ذرا بتایا جائے کہ 90 سے لے کر 118 تک 28 آفیسران ہیں اِن کے بارے میں بالکل خاموش ہے باقیوں کے بارے میں ہیں۔

جناب اسپیکر: جی. Minister concerned please

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی: next session میں آپ کو بتائیں گے اس کی پوری detail انشاء اللہ تعالیٰ۔ یہ 28 تاریخ تک کا ہے جمع ابھی کیا ہے آپ نے ابھی تک ہم نے جواب مکمل نہیں کیا ہے 28 تاریخ تک کا ہے آپ سمجھیں اس کو۔

جناب اسپیکر: مجید بادینی صاحب okay آپ تشریف رکھیں۔ he is not prepared تیاری کر کے نہیں آیا ہے۔ اب آپ اُس کو ٹائم دیں۔

جناب قائد حزب اختلاف: میرے کہنے کا نہیں وزیر صاحب میرا بھائی ہیں بلکہ مجھ سے جونیئر ہیں انجینئرنگ میں تو اُس کی عزت کرتا ہوں۔ میں نے کہا کہ جناب اسپیکر! دیکھیں ڈیپارٹمنٹ نے جواب دے دیا ڈیپارٹمنٹ کو کم سے کم اتنا ہونا چاہیے کہ آپ اپنا جواب صحیح کیوں نہیں دے رہے ہو منسٹر کو۔

جناب اسپیکر: اصل میں مسئلہ یہ ہے کہ ڈیپارٹمنٹ کو صرف آپ کو جواب نہیں دینا چاہیے ڈیپارٹمنٹ کو concered Minister کو بریف کرنا چاہیے اُس کو پتہ ہونا چاہیے کہ میں نے آج کے سوالوں کے کیا جواب دینے ہیں۔ اگر یہ ڈیپارٹمنٹ کی کمزوری آپ کے لیول پر اپنی جگہ پر لیکن منسٹر لیول کے اُوپر۔

جناب قائد حزب اختلاف: مجھے فرق نہیں پڑے گا اپنے منسٹر کے ساتھ اُس نے غلط بیانی کی کیوں صحیح جواب اُس کو نہیں دیا۔ آیا سوال روانہ کرتے ہیں اُس کو پڑھتے ہیں اتنا بڑا ڈیپارٹمنٹ ہے S&GAD کا نام ہے بہت بڑا ڈیپارٹمنٹ ہے پورے بلوچستان کے تقدیر کو وہ چلا رہے ہیں S&GAD سارے laws اُن کے پاس ہیں اور وہ اپنے منسٹر کو غلط جواب جب دے دیتا ہے تو اُس کا اگر اس پر ہم عمل کریں یہ سب بیٹھے ہوئے ہیں اگر اس پر عمل کریں تو اُن officers کے بارے میں آپ کیا رائے دیں گے۔ جو غلط جواب دیں گے۔ وہ اپنے منسٹر کو غلط جواب دے رہے ہیں وہ ہاؤس کو غلط جواب دے رہے ہیں کہ ہاؤس میں اُنہوں نے اس بارے میں جو جواب دیا ہے۔

جناب اسپیکر: نہیں definitely وہ رائے negative رائے ہوگی بالکل۔ anyway آج آپ اسکو جی مجید۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی: میری عرض سنیں یہ 28 تاریخ تک ہمیں یہ جواب دینے تھے یہ پہلے آیا اس سیشن میں ابھی آیا یہ next session میں آنے تھے اسی لیے ہم نے کوئی تیاری نہیں کی میں آج بھی

S&GAD گیا تھا وہاں بات تھی کہ next session میں یہ آئیں گے آج کے تو نہیں تھے۔ یہ اچانک اس میں آ گئے ابھی اس میں ہماری تیاری جو ہمیں پتہ تھا وہ جواب دے دیے جن کا نہیں ہے وہ next session میں دے دیں گے بھائی کو۔

جناب اسپیکر: accept his apologies

جناب قائد حزب اختلاف: ایک چیز میں آپ سے correct کرنا چاہتا ہوں میں نہیں جانتا ہوں۔ سوال کے جواب دینے کا کتنا period ہے سر 15 دن؟

جناب اسپیکر: 15 days.

جناب قائد حزب اختلاف: 15 days ہے اگر یہ دو یا تین مہینے سے زیادہ کا نہیں ہوا تو آپ مجھے بتا دیں۔ دیکھے اس کو تین مہینے ہم نے دے دیے پھر بھی اگر ہم کہتے ہیں کہ جی نہیں ہمیں وقت نہیں ملا ہے تو پھر ہماری اہمیت نہیں ہے یا اس اسمبلی کی اہمیت نہیں ہے۔ اس اسمبلی کی پھر کوئی اہمیت نہیں ہے کہ دو مہینے میں ایک آفیسر ایک جواب نہیں دے سکتا ہے پھر کہتا ہے کہ جی آپ نے جلدی مانگا ہے۔

جناب اسپیکر: اس کا مطلب ہے کہ اس سوال کو serious نہیں لیتے ہیں ٹھیک ہے تشریف رکھیں۔ سوال 283 کو defer کرتے ہیں next session تک۔

جناب اسپیکر: جناب اصغر علی ترین صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 370 دریافت فرمائیں؟

جناب اصغر علی ترین: شکریہ اسپیکر صاحب۔ سوال نمبر 370

☆**370** جناب اصغر علی ترین، رکن اسمبلی: <u>نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 30 اکتوبر 2025ء۔</u>

کیا وزیر لائیو اسٹاک ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

ضلع پشین کے حلقہ PB 48 میں کل کتنی حیوانات کی ڈسپنسریاں موجود ہیں ان میں سے کل کتنی فعال ہیں کی تفصیل دی جائے؟

وزیر لائیو اسٹاک: جواب موصول ہونے کی تاریخ 14 نومبر 2025ء۔

ضلع پشین کے حلقہ PB-48 میں حیوانات کی کل ڈسپنسریوں کی تعداد آخر پر منسلک ہے۔

جناب اسپیکر: جی concerned Minister livestock

حاجی محمد خان لہڑی: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب اصغر علی ترین: ایک تو جناب اسپیکر صاحب! detail میں سوال کو تقریباً دو مہینے پہلے ہم نے رکھا تھا ابھی اس کا

جواب دو مہینے بعد آیا ہے۔ہم نے اس میں یہ پوچھا ہے کہ جو حیوانات کی ڈسپنسریاں ہیں یہ ہمیں بتا دیں کہ اِن کی کل تعد کتنی ہے اور فعال کتنی ہیں۔اب department کی طرف سے جو جواب ہمیں ملا ہے اُس میں اُنہوں نے یہاں پر پشین لکھا ہے جو ہیڈ کوارٹر ہے کہتا ہے وہ functional ہے ۔سرخان زئی functional ہے ۔ منزری functional ہے ۔ ملیزئی non functional ہے کمال زئی functional ہے ۔تورہ شاہ functional non ہے ۔منزرکئی non functional ہے۔اور یمنزرئی non functional ہے جناب اسپیکر صاحب! ایک تو میں نے اس میں سوال کیا اپنے حلقے کے حوالے سے منزری میرے حلقے میں نہیں آتا ہے منزری آتا ہے آغا صاحب کے حلقے میں ۔دوسرا اس میں جو آپ نے ذکر کیا ہے سرخان زئی کا اور اس میں آپ نے کمال زئی کا ذکر یہ دو functional ہیں باقی سارے non functional ہے۔اور ایک پشین ہیڈ کوارٹر functional ہے ۔پشین شہر کے علاوہ باقی سارے non functional ہیں ۔اور اس میں آپ خود اعتراف کر رہے ہیں کہ یہ اس میں چار non functional ہیں اُسکی وجہ کیا ہے کیوں non functional ہیں؟

جناب اسپیکر : مطلب اصغر علی ترین صاحب! آپ کے چار functional اور چار non functional ۔

جناب اصغر علی ترین: اِس میں دو میرے حلقے کے ہیں نہیں سر! اِن 8 میں 6 کا تعلق میرے حلقے سے ہے ۔2 کا آغا صاحب کے حلقے سے ہے۔

جناب اسپیکر: اچھا کون سے 2 آپ کے نہیں ہے؟

جناب اصغر علی ترین: سر جو 8 والا ہے۔

جناب اسپیکر: 8۔

جناب اصغر علی ترین: نمبر 8 اور دوسرا نمبر 3۔

جناب اسپیکر: یہ منزری والا دوسرا بھی منزری کا ہے۔

جناب اصغر علی ترین: جی سر!۔

جناب اسپیکر: یہ آپ کے حلقے کا نہیں ہے۔

جناب اصغر علی ترین: یہ میرے حلقے کا نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: ok تو one functional and one non-functional اِن میں سے minus ہو گئے ہیں ابھی آپ کا سوال کیا ہے بتائیں detail تو دے دی۔

جناب اصغر علی ترین: میرا سوال یہ ہے کہ یہ جو آپ باقی کہہ رہے ہیں کہ functional ہیں یہ بھی آپ نے غلط

جواب دیئے ہیں، یہ non functional ہے، ایک پشین ہیڈکوارٹر کے علاوہ میرے حلقے میں ایک بھی حیوانات کی ڈسپنسری آپ بتادیں کہ functional ہے میں آپ کو جرمانہ دینے کو تیار ہوں۔

جناب اسپیکر: تو Minister Concerned Please، مائیک آن کریں، مائیک آن کریں۔

سردارزادہ فیصل خان جمالی: (وزیر محکمہ اُمور حیوانات وڈیری ترقی): اس میں پشین لکھا گیا اور۔

جناب اسپیکر: جی۔

وزیر محکمہ اُمور حیوانات وڈیری ترقی: اور اس پر 8 ڈسپنسریز ہیں جس میں چار functional اور چار different وجوہات کی وجہ سے non functional ہیں۔

جناب اسپیکر: نہیں سر! وہ پشین تو لکھا ہے لیکن اُس نے PB-48 لکھا ہوا ہے اُس کے اندر۔

وزیر محکمہ اُمور حیوانات وڈیری ترقی: اور اُس میں جیسے ملیزئی ہے۔ سر! ہے اس کا grey structure ہے ابھی سی اینڈ ڈبلیو نے ہمیں handover نہیں کیا ہے اِس کے علاوہ آپ کی تورہ شاہ ہے یہ بھی Building not completed ہے منزکی کی کوئی کچی ڈسپینسری بنی ہوئی ہے جو پہلے زمیندار دیتا تھا اب وہ کہتا ہے کہ میں نہیں دوں گا۔ میں continue نہیں کروں گا کیونکہ کھاتہ اُس کو کر کے دینا ہے۔ اور یہ آخری جو برگیت ہے یہ بھی building ابھی handover ہوئی ہے سر۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔

وزیر محکمہ اُمور حیوانات وڈیری ترقی: یہ سی اینڈ ڈبلیو جب ہمیں handover کریگا تو پھر ہم اِسکو functional کر دیں گے۔

جناب اسپیکر: نہیں جو already آپ کے پاس ہے اور وہ non functional ہے اُس میں تو کم از کم آپ یہ کر سکتے ہیں کہ اُس میں ڈاکٹر اور جو اُس کے اسٹاف۔

وزیر محکمہ اُمور حیوانات وڈیری ترقی: سر! یہ ہمیں proper handover ہوگی تو پھر ہم کچھ کر سکیں گے۔

جناب اسپیکر: وہاں موجود ہو اور کچھ میڈیسن وغیرہ۔

جناب اصغر علی ترین: سر! مَیں اِس پر step by step آتا ہوں۔ آپ نمبر 2 پر آجائیں سردار صاحب سرخانزئی آپ نے لکھا functional ہے۔ مَیں آپ سے کہہ رہا ہوں non functional ہے۔

جناب اسپیکر: anyway اُس کو آپ کو وہ جو ظاہر ہے کوئی ڈاکٹر وہاں پہ posted تو ہوگا۔

جناب اصغر علی ترین: It's not anyway sir یہ دیکھیں نہیں سر! سنیں انہوں نے لکھے ہیں سرخانزئی

functional میں کہہ رہا ہوں کہ non functional ہے۔

جناب اسپیکر: نہیں functional اپنی جگہ پر میں کہہ رہا ہوں اِن کے ریکارڈ میں کوئی آفیسر وہاں posted ہوگا اِس لئے functional کہہ رہے ہیں تو وہ آفیسر آپ بتا دیجئے گا۔ مائیک آن کریں۔

وزیر محکمہ اُمور حیوانات وڈیری ترقی: سر! ویکسینیشن ہو رہی ہے تو سر! وہ اس کو functional ہم تصور کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔

وزیر محکمہ اُمور حیوانات وڈیری ترقی: جی ہاں۔

جناب اصغر علی ترین: نہیں وہاں تو آپ دیکھیں سر! سردار صاحب! بات یہ ہے اسپیکر صاحب! یہ جو ابھی آپ نمبر 2 پر آجائیں سر خانزئی یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ functional مگر یہ فعال ہیں یہاں لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، آفیسرز بیٹھے ہوئے ہیں لوگوں کی خدمت کر رہے ہیں حیوانات کو میڈیسن وغیرہ مل رہی ہیں یہی جواب صحیح ہے ناں۔

جناب اسپیکر: functional exactly یہی ہے آپ کہہ رہے ہیں نہیں ہے۔

جناب اصغر علی ترین: میں کہتا ہوں نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔ آپ اِسکو چیک کریں۔ جمالی صاحب! آپ اِس کو چیک کریں جمالی یہ اگر واقعی آپ کے پاس ہے functional ہے۔

وزیر محکمہ اُمور حیوانات وڈیری ترقی: میں نے ڈبل چیک کیا ہے اپنے ڈیپارٹمنٹ سے اپنے آفیسرز سے اپنے DG صاحبان سے اور دوبارہ اگر مطمئن نہیں ہے۔ ہم دوبارہ اُس کو دیکھیں گے۔ اور اگر یہ غلط ہے تو ہم اسکا نوٹس لیں گے۔

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر صاحب! میں نے خود لائیو اسٹاک کے ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈ کو وہاں طلب کیا اور میں پچھلے 6 مہینے سے اُن کو میں نے چھ سات کالیں کی ہیں کہ لائیو اسٹاک ایک بہت بڑا ڈیپارٹمنٹ ہے اور آپ کو پتہ ہے پشین ایک آباد area ہے، باغات کے لحاظ سے لائیو اسٹاک کے لحاظ سے ہمارے جو وہاں کے لوگ ہیں اُن کے یہی مال مویشی ہے۔ اور اگر اُن کو میڈیسن اور feed free مل جائے تو اور ان کو کیا چاہیے، یہی ہے۔

جناب اسپیکر: تو آپ As MPA اُن آفیسرز کو نہیں بلاتے ہیں؟

جناب اصغر علی ترین: سر! میں نے بلایا ہے بلانے کے بعد جب عمل نہیں ہوا تو میں نے یہ سوال ڈالا ہے۔

جناب اسپیکر: اچھا۔

جناب اصغر علی ترین: میں پہلے میری عادت ہی نہیں کہ میں سوال ڈالوں۔ میری سب سے پہلے یہ کہ میں اُن آفیسرز

کو بلاتا ہوں اُن کے ہیڈ کو کہتا ہوں کہ بھئی جب اُن کو پتہ ہے کہ بھئی میرے وہ کہاں پرنہیں ہورہی پھر ہم مجبور ہیں یہاں پرسوال اٹھانے کے لئے پھر جب ہم سوال اٹھاتے پھر ان کے پاس جواب نہیں ہوتا ہے جب جواب نہیں آتا پھر آپ۔

جناب اسپیکر: نہیں جواب تو ہے ٹھیک۔

جناب اصغر علی ترین: سر! غلط جواب ہے ناں آپ اسے گمراہ کررہے ہیں جو لکھا ہے۔

جناب اسپیکر: یہ ensure کرے گا جس کو انہوں نے functional کہا ہے وہ اس کو ensure کریگا کہ وہ آپ کے پاس آفیسر بھی ہو۔

جناب اصغر علی ترین: سر! دیکھیں میں آتا ہوں آگے یہ ہے نمبر 4 پر ملیزئی۔ یہ میرا گاؤں ہے یہ لکھا ہوا ہے nonfunctional کیوں؟ کیا وجوہات ہیں مجھے آپ بتادیں۔

جناب اسپیکر: نہیں وہ ٹھیک ہے وہ کہہ رہے ہیں۔

جناب اصغر علی ترین: سر! وجوہات بتادیں step by step sir مجھے، کیا نہیں آپ مجھے بتادیں۔

جناب اسپیکر: جمالی صاحب مائیک آن کریں please

وزیر محکمہ اُمور حیوانات وڈیری ترقی: handover نہیں ہوئی ہے وہاں۔ جب سی اینڈ ڈبلیو handover کرے گا تو پھر۔۔۔

جناب اسپیکر: جی۔

جناب اصغر علی ترین: سر! میں آپ سے کہہ رہا ہوں یہ floor of the House ہے یہ handover ہو چکا ہے۔ میری آپ کے آفیسر سے بات ہوئی ہے۔ اُس نے مجھے تین دفعہ کہا کہ آج functional کروں گا کل کروں گا۔

جناب اسپیکر: جمالی صاحب آج جائیں گے اِس کو چیک کریں گے اگر سی اینڈ ڈبلیو سے یہ بلڈنگ آپ کو handover ہوئی ہے آپ ensure کریں۔

وزیر محکمہ اُمور حیوانات وڈیری ترقی: اِس وقت لیٹرز بھی لکھے ہیں سی اینڈ ڈبلیو کو لیٹرز بھی لکھے ہیں میں وہ کاپی بھی دے دوں گا۔

جناب اسپیکر: آپ اِس کو ensure بھی کریں نہیں تو پھر وہ letter بھی ان کے ساتھ share کردیں کہ سی اینڈ ڈبلیو نے ہمیں handover کیئے اگر کیا ہے تو Kindly اِس کو functional کرواد تقریباً۔

وزیر محکمہ اُمور حیوانات وڈیری ترقی: جی، جی سر! ہم کر دیں گے۔

جناب اسپیکر: جی۔

جناب اصغر علی ترین: سر! پھر لکھا ہوا ہے انہوں نے نمبر 5 پر کمال زئی functional میں پھر کہتا ہوں nonfunctional ہے سر! مجھے یہ افسوس ہے۔

جناب اسپیکر: اصغر علی ترین سے مَیں آپ سے ایک گزارش کروں گا۔ صرف 2 پر آپ فی الحال focus کریں 2 بتادیں۔ جو آپ کہہ رہے ہیں انہوں نے کہا ہے functional ہے اور وہ functional نہیں ہے۔

جناب اصغر علی ترین: سر! مَیں کیوں 2 پر focus کروں۔

جناب اسپیکر: میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ first۔

جناب اصغر علی ترین: سر! جب گورنمنٹ آف بلوچستان 200 سے 250 ملازمین کو پشین میں لائیو اسٹاک ڈیپارٹمنٹ تنخواہ دے رہا ہے۔ جب اُن کو کروڑوں روپے فنڈ مل رہا ہے۔ این جی اوز اپنا فنڈ دے رہی ہیں، اُسکے باوجود اتنا بڑا حلقہ جو سٹی اِس شہر کی گنجان آبادی ہے۔ اُس میں ایک سے کیا کام چلے گا۔ اِن کو تو چاہیے کہ سارے functional کریں۔ visit رکھیں، سیکرٹری صاحب کو چاہیے، DG صاحب کو چاہیے کہ جا کے آپ کے حلقے میں آج ہمارے حلقے میں آج اُس حلقے میں، کہ ہو کیا رہا ہے۔ ہمارے لوگ تو آتے ہیں سر! مال مویشی۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔

جناب اصغر علی ترین: سر! آپ خُدا پر یقین کریں۔ کروڑوں روپے کی میڈیسن expire ہو جاتی ہے حیوانات کی۔ کروڑوں روپے کی لیکن اِن سے خُدا پوچھے کہ کسی غریب کو دیکھے یا اپنے آپ حیوانات کے لئے استعمال کریں۔ یا اُن کے آپ اس سے مستفید ہوں یا آپ کا جو ہے ناں بجائے یہ کہ آپ خریداری کریں بازار سے آپ ہم سے لے لیں، لائیو اسٹاک تو بہت بڑا ڈیپارٹمنٹ ہے۔

جناب اسپیکر: میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ آپ یہ چیزیں بھی ذرا detail منگوائیں اِسکی جتنے آفیسر اُن اسٹاف وہاں پر posted ہے one اور اُن کو اور دوسری بات یہ ہے کہ اُن کا بجٹ کتنا ہے، یا اُن کے پاس کتنی میڈیسن ہیں، یہ ساری detail ذرا آپ منگوائیں پھر اِسکو ذرا tele کریں کہ نہیں ہوتے ہیں۔ تو اِسکے اوپر proper۔

جناب اصغر علی ترین: میرے پاس سر! اگر آپ کہتے ہیں تو مَیں Fresh question ڈال دیتا ہوں میرے پاس لسٹیں ساری موجود ہیں کتنا فنڈ آیا ہے کتنی میڈیسن آئی ہے کتنے فیڈیز آئے ہیں سارے ہیں لیکن question is this کہ پہلے یہ فعال ہو تو پھر ہم question کریں گے۔ جب دروازہ ہی بند ہے lock لگا ہوا ہے۔ تو پھر ہم کیا

سوال کریں۔

جناب اسپیکر: اِس کا مطلب ہے کہ جو لوگ وہاں posted ہیں وہ جاتے ہی نہیں ہیں۔

جناب اصغر علی ترین: سر! سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہے۔

جناب اسپیکر: جمالی صاحب! یہ ذرا اِس کو دیکھ لیں یہ تو problem ہے۔

وزیر محکمہ اُمور حیوانات و ڈیری ترقی: سر! بالکل مَیں دوبارہ چیک کروں گا مَیں نے ایک ایک ڈسپینسری میں نے discuss کی ہے مَیں نے اپنے آفیسرز کے ساتھ اور اس میں کچھ چیزیں ایسی ہوتی کہ آپ اُس کو functional تو کہتے ہیں لیکن اُس میں کوئی facility ہوتی ہے۔ ابھی ہم نے بار بار پچھلے PSDP پر ہم نے ڈالا کہ یہ چیزیں ہم نے repair کرنی ہیں ٹھیک کرنی ہیں ہمارے ہاں ہمیں کوئی بجٹ نہیں ملا اِس دفعہ ہم expect یہی کر رہے ہیں کہ ہمیں کوئی بجٹ نہیں ملے گا۔ جب ہمارا ڈیپارٹمنٹل بجٹ ہی نہیں ملے گا تو ہم اُس کو بہتر کہاں سے کریں گے۔

جناب اسپیکر: وہ تو کہہ رہا ہے کہ اتنے پیسے ملے ہیں ان کو تقریباً وہ سارے میڈیسن کی مد میں۔

وزیر محکمہ اُمور حیوانات و ڈیری ترقی: نہیں سر! میڈیسن تو جاتی ہے میڈیسن جائے گی تو وہ اوپی ڈی کریگا ناں سر! اُس کے بغیر تو وہ اوپی ڈی functional تو ہوسکتی ہے ویکسین وہ کریگا، وہ میڈیسن دے گا۔ اوپی ڈی دیکھے گا ،جب میڈیسن جائے گی تو وہ اوپی ڈی کریگا ناں۔

جناب اسپیکر: پھر یہ مسئلہ تو اِن کا نہیں ہے مسئلہ تو پھر آپ کا ہو گیا ہے، ناں تقریباً۔ آپ نے گورنمنٹ کیساتھ یہ take-up کرنا ہے آپ cabinet میں ہوتے ہیں آپ کے پاس۔

وزیر محکمہ اُمور حیوانات و ڈیری ترقی: ہم سر! دوبارہ دیکھ لیں گے اِسکو ہم مطمئن کریں گے اور مَیں کل ہی آفیسرز بھیجوں گا۔

جناب اسپیکر: جی اصغر ترین صاحب ۔

جناب اصغر علی ترین: سر! مَیں آپ سے ایک عرض کروں گا دیکھیں ایک عام آدمی جس کے پاس 5 بکریاں ہوں یا 5 دُنبے ہوں، یا 2 گائے ہوں، اُس کو cabinet سے کیا لینا دینا ہے۔ یہ تو آپ کی گورنمنٹ کا۔

جناب اسپیکر: نہیں نہیں cabinet کا مطلب یہ ہے کہ وہ کہہ رہا ہے کہ ہمارے پاس میڈیسن ہے نہیں جب میڈیسن نہیں ہونگی تو آفیسر جا کے وہاں ڈاکٹر بیٹھ کے کریگا کیا وہ کہہ رہے کہ میڈیسن ہمیں ملے گی تو آپ کے آفیسرز وہاں جائیں گے۔

جناب اصغر علی ترین: سر! اِن کو میڈیسن کی مد میں ایک روپیہ بھی نہیں ملا؟ سوال ہے پوچھیں آپ اِن سے۔

جناب اسپیکر: نہیں آپ کیا چاہتے ہیں کہ وہ کیا کریں آپ کے ساتھ تقریباً۔

جناب اصغر علی ترین: سر! میں تو یہ چاہتا ہوں کہ ان کو functional کریں۔

جناب اسپیکر: تو functional وہ کہہ رہا ہے کہ طریقہ کار کے مطابق آپ کے ساتھ رابطہ بھی کریگا سیکرٹری کے ساتھ بیٹھیں گے بھی جو بھی possible ہوگا وہ کرنے کے لئے تیار ہے بالکل۔

جناب اصغر علی ترین: ٹھیک ہے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے Hold on, hold on. Thank you مائیک آن کریں۔

سردار عبدالرحمٰن کھیتران (وزیر محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): جناب اسپیکر صاحب! یہ ہمارے چیئرمین PAC پبلک اکاؤنٹس کمیٹی یہ اتنی powerful ہوتی ہے سی ایم کے بعد اگر PAC کی میٹنگ بُلا لیتی ہے تو اُن کا پورا سیکرٹری سے لیکر نیچے تک اُن کو دو راتیں نیند نہیں آتی ہیں مجھے تو حیرت یہ ہو رہی ہے یہ Question ڈال رہا ہے اُس کے ڈیپارٹمنٹ کو بُلائیں اور وہاں اِس کے پاس اختیارات ہیں اِس کمیٹی سے تو مجھے نکال دیا۔

جناب اسپیکر: بس تو یہ بھی افسوس کی بات ہے کہ اُن کے اختیارات آپ بتا رہے ہیں۔

سردار عبدالرحمٰن کھیتران (وزیر محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): اِس کے اختیارات میں بتا رہا ہوں اِن کو اپنے اختیارات کا خود پتہ ہے تو محکمہ کو بلالیں میرے خیال میں محکمہ ایک روزہ افطاری بھی ساتھ لے کے آئے گا اور آپ کے ہر سوال کا جواب دے دے گا۔

جناب اسپیکر: ٹھیک، ٹھیک ہے۔ thank you جی آغا صاحب۔

سید ظفر علی آغا: یہاں جو دو CVD ہیں ایک تو ملیزئی یہ میری constituency کی ہے اور دوسرا یہ کلی بگڑزئی برگیڈ منزرئی جناب اسپیکر! سب سے پہلے یقین جانیں میری سوشل اکاؤنٹ پر یہ ساری چیزوں کی افتتاح موجود ہے میں سردار صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اِس میں کوئی شک نہیں ہے کہ چار CVDs کربلا سمیت میرے گاؤں ہم نے اِن کا افتتاح بھی کیا اور میں نے اپنی PSDP سے پیسے بھی رکھے اور اُن کو بنائی بھی اور سردار صاحب کی مہربانی آج بھی اُن کو میڈیسن دے رہے ہیں۔ گزارش میری صرف اور صرف یہ ہے کہ یہ جو کلی ملیزئی ہے۔

جناب اسپیکر: آپ کہہ رہے تھے ایک منٹ جو برگیڈ منزرئی والا یہ functional ہے۔

سید ظفر علی آغا: نہیں اِسی کے بارے میں میں آپ کو بات بتانا چاہتا ہوں یہ ہے سبجیکٹ C&W کا۔ C&W کو میں نے دو تین دفعہ بتایا بھی ہے منسٹر صاحب میرے خیال سے بیٹھے ہیں یا چلے گئے۔ میں گزارش کرتا ہوں خیر ہے وہ سُن لیں گے رات کو کہ یہ کلی برگیڈ منزرئی ہے اور ایک ملیزئی ایک اور ہے جناب اسپیکر! ہیکلزئی CVD وہ بھی

non functional ہے یہ تین میرے constituency میں باقی چار سے پانچ ہم انکے افتتاح کر چکے اِن تین کا صرف اور صرف C&W کا مسئلہ آرہا ہے اگر وہ حل ہو جائے انشاءاللہ تعالیٰ سردار صاحب نے مجھے یقین دہانی کی ہے کہ میں افتتاح کروں گا۔

جناب اسپیکر: thank you. ok,ok۔اصغر علی ترین صاحب اپنا سوال 371 دریافت فرمائیں۔

جناب اصغر علی ترین: سردار صاحب نے ایک بات کی کہ آپ PAC کے چیئر مین ہیں آپ کو اپنے اختیارات کا علم نہیں ہے۔ سر! جب سے یہ PAC بنی ہے۔ایک سال میں اِس کی maximum recovery 50 کروڑ یا ایک ارب اِس سے اُوپر ہوئی ہے۔

جناب اسپیکر: recovery،recovery

جناب اصغر علی ترین: الحمدُ للہ اِس دفعہ ہم نے 22 ارب کی recovery کی ہے۔

جناب اسپیکر: پچھلے سال۔

جناب اصغر علی ترین: جی، جی یہ جو پچھلا سال گزرا ابھی آنے والے session میں ہم اِس کو put up کریں گے اپنی کارکردگی اور اُس میں 9 ارب روپے گورنمنٹ کے اکاؤنٹ میں آچکا ہے۔بقایا کسی کو 6 مہینے کا کسی کو سال کا ٹائم جو بھی وہاں رولز ہمیں allow کرتے ہیں تو مجھے جو ہمارے ممبران ہیں۔

جناب اسپیکر: نہیں آپ کی، آپ کے efforts۔

جناب اصغر علی ترین: سر! آپ ہماری بات کو سُنتے نہیں ہیں۔

جناب اسپیکر: سُنیں۔

جناب اصغر علی ترین: ایک ارب سے 22 ارب روپے جب ایک شخص recovery کرتا ہے۔اُن کو اِتنا نہیں معلوم کہ میرے اختیارات کیا ہیں۔ میں اِتنا اَن پڑھ بیٹھا ہوں کہ مجھے اپنے اختیارات کا معلوم نہیں۔لیکن یہ جو سوال Put up کیے ہیں یہ اِس لیے کیے تاکہ پبلک کو پتہ چلے کہ لائیوسٹاک پشین میں کیا ہو رہا ہے۔ یہاں ہمارے جو لوگ بیٹھے ہوئے ہیں وہ کتنے تیار ہو کے آتے ہیں جیسے ابھی اِس سے پہلے ہمارے یونس عزیز زہری صاحب نے سوال رکھا۔موصوف کی تیاری کوئی نہیں ہے۔ اِس سے تو یہ مطلب نہیں ہے کہ میں PAC کا چیئر مین ہوں سوال نہ ڈالوں میں کیوں نہیں ڈالوں گا مجھے rules allow کرتا ہے کہ میں سوال ڈالوں اور آپ کو rules جان کے کہ آپ مجھے جواب دیں آپ کی تیاری کتنی ہے۔ اِس کا یہ مطلب تو نہیں ہے۔ کہ اگر میں PAC کا چیئر مین ڈنڈا اُٹھا کے رکھوں بھئی میرا کام کیوں نہیں ہوا اُن کے اپنے اختیارات اور ایک طریقہ کار ہے تو مجھے پتہ اپنے اختیارات کا۔۔۔

جناب اسپیکر: ok. please سوال پر آجائیں۔اپنے سوال پر آجائیں۔

جناب اصغرعلی ترین: Sir question no 371۔

☆**371** **جناب اصغرعلی ترین اسمبلی** نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 30 اکتوبر 2025

کیاوزیرلائیواسٹاک ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

ضلع پشین میں محکمہ لائیواسٹاک کے کل کتنے آفیسران واہلکاران ہیں کی تعداد بتلائی جائے ان کے نام مع ولدیت، جائے تعیناتی اورلوکل/ڈومیسائل کی تفصیل دی جائے نیز محکمہ ہذا میں خالی اسامیوں کی بھی مکمل تفصیل دی جائے۔

وزیرلائیواسٹاک جواب موصول ہونے کی تاریخ 14 نومبر 2025

ضلع پشین میں آفیسران واہلکاران کی تعداد نام مع ولدیت جائے تعیناتی اورلوکل/ڈومیسائل نیز محکمہ ہذا میں خالی اسامیوں کی مکمل تفصیل کی کاپی آخر پر منسلک ہے۔

جناب اسپیکر: جی 372 concerned minister please

سردارزادہ فیصل خان جمالی (وزیرمحکمہ اُمورحیوانات وڈیری ترقی): جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے لیکن اگر detail کہتے ہیں تو detail میرے پاس ہے۔

جناب اصغرعلی ترین: 371 ۔

جناب اسپیکر: جی 372

جناب اصغرعلی ترین: اِس سے پہلے 370 تھا اَب 371 ہے۔

وزیرمحکمہ اُمورحیوانات وڈیری ترقی: 371 ہے .Sir

جناب اسپیکر: ok-371

جناب اصغرعلی ترین: سر! اِس میں میں نے ان سے سوال پوچھا ہے۔کہ کتنے آفیسران ہیں اُنہوں نے مجھے جواب دیا ہے۔تقریباً 102 آفیسرز ہیں۔18 اسکیل کے تین آفیسرز ہیں۔17 اسکیل کے تقریباً 10 سے 11 آفیسرز ہیں 16 کا ایک ہے 14 کا ایک ہے۔12 کا ایک ہے۔6 کے تقریباً۔۔۔

جناب اسپیکر: کافی سارے۔

جناب اصغرعلی ترین: بہت سارے۔

جناب اسپیکر: کافی سارے۔

جناب اصغرعلی ترین: سر! یعنی یہ سارے ملا کے 102 یہاں لائیوسٹاک پشین میں 102 لوگ تنخواہ لے رہے

ہیں گورنمنٹ آف بلوچستان سے لائیوسٹاک ڈیپارٹمنٹ میں 102 گریڈ 18 سے لیکر گریڈ 03 تک 102 آفیسرز تنخواہ لے رہے ہیں۔ میرا یہ سوال وزیر صاحب صرف 15، 20 بندے حاضر کردیں میں مانوں گا۔

جناب اسپیکر: پشین میں۔

جناب اصغر علی ترین: جی۔

جناب اسپیکر: جی منسٹر صاحب۔

جناب اصغر علی ترین: سر! مجھے خوشامد کرکے اِن سے پوسٹ نہیں چاہیے پوسٹ اپنے پاس رکھیں۔ لیکن جو right ہوگا ہم بات کریں گے۔ آپ 103 میں سے مجھے 20 بندے حاضر کردیں کہ یہ کام کررہے ہیں۔ میں مان جاؤں گا۔ یا تو پھر گورنمنٹ کے پیسے ضائع ہو رہے ہیں اگر نہیں پیش ہو رہے ہیں۔ 103 ملازمین ہیں اور آپ کے ساتھ ڈسپنسری بند پڑی ہوئی ہے۔ اَب سوال یہ ہے کہ C&W سے کون تقاضا کرے کون جائے گا۔ ڈیپارٹمنٹ سے بات کرے گا ایم پی اے تو نہیں کرے گا۔

جناب اسپیکر: منسٹر صاحب۔

جناب اصغر علی ترین: سر! میں complete کروں۔

جناب اسپیکر: منسٹر صاحب بات تو اِن کی دُرست ہے۔

وزیر محکمہ اُمور حیوانات وڈیری ترقی: سر! ہم نے لیٹرز لکھے ہیں میں ان کو copies دے دوں گا۔ ہمارا کام ہے۔

جناب اسپیکر: 102 بندے وہاں تنخواہ لے رہے ہیں۔

وزیر محکمہ اُمور حیوانات وڈیری ترقی: سر! 102 سے زیادہ ہیں یہ اُنہوں نے صرف ایک wing دیکھی ہے یہ میری بھرتیاں نہیں ہیں سر! یہ پہلے سے ہوئی ہیں۔

جناب اسپیکر: ان کو آپ چیک کریں آپ کو اختیار ہے vacancy announce کریں اُن کو۔

وزیر محکمہ اُمور حیوانات وڈیری ترقی: سر! نظام ایسا ہے کہ آپ C&W کو لکھ سکتے ہیں۔ اور ہم نے لکھا ہے وہ copies میں اِن کو share کردوں گا۔ اَب ہمارا اِدھر کوئٹہ میں ایک فارم ہے اُس کیلئے کوئی چار دفعہ ہم بول چکے ہیں اور اِن کو ایک ٹرانسفارمر کی وجہ سے اَب اِس پر flaws ہیں یہ تو ہمارا flaw نہیں ہے جب وہ ہمیں handover کریں گے تو اِن کو functional کریں گے یہی بھرتیاں تو میں نے نہیں کی ہیں سر! یہ پہلے سے ہوئی ہیں۔ اِن کی بات ہوگی یہ ہر ڈیپارٹمنٹ میں ایسے ہیں ghost employees صرف لائیوسٹاک میں نہیں ہیں۔

جناب اسپیکر: اُنہوں نے بھرتیوں کی بات نہیں کی وہ کہہ رہے ہیں 102 آدمی تنخواہ لے رہے ہیں۔

وزیر محکمہ اُمور حیوانات وڈیری ترقی: سر! زیادہ ہیں اُس سے میں کیوں آپ کو گمراہ کروں اُس سے زیادہ ہیں 102 نہیں ہیں یہ ایک وہ ہے (مداخلت)

جناب اسپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر محکمہ اُمور حیوانات وڈیری ترقی: یہ اصل میں ہمارا question نہیں تھا سر! جو question اُنہوں نے ہم سے مانگا تھا وہ ہم نے اُن کو دیا ہے۔102 وہ ہمارے animal health کے ہیں اورڈیری کے وہ ہمارے 25 ہیں اس طرح پولٹری کے ہمارے 10 ہیں سر! باقی اِتنے زیادہ نہیں ہیں۔مطلب اگر پولٹری دیکھ لیں تو10 ایمپلائز ہیں اِتنے زیادہ نہیں ہیں اِس animal health میں ہیں بالکل زیادہ ہیں لیکن اِس میں بالکل issues ہیں یہ سارے ڈیپارٹمنٹس میں ہیں صرف لائیوسٹاک میں نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: اصغر ترین صاحب آپ کے DC کو بھی اس پرایکشن لینا چاہیے۔

جناب اصغر علی ترین: سر! ٹھیک ہے یہ جو صفحہ نمبر 1 ہے سوال کا اس کو اُٹھائیں۔اِس میں لکھا ہوا ہے کہ یہاں جو ملازمین ہیں 102 ہیں ٹھیک ہے۔آپ صفحہ نمبر 3 اِس میں 131 ملازمین وہ ڈیری فارم ڈیپارٹمنٹ کے ہیں ٹھیک ہے 131+102 اُس کے بعد آپ اُٹھالیں یہ تو vacant posts آگئیں اِس کے علاوہ۔۔۔

جناب اسپیکر: یہ vacant post۔

جناب اصغر علی ترین: سر! vacant چھوڑ دیں وہ اُن کی ہم بات ہی نہیں کررہے ۔

جناب اسپیکر: جی۔

جناب اصغر علی ترین: سر! اِس کے علاوہ آپ آجائیں 10 پوسٹیں ایک ہیں گورنمنٹ پولٹری فارم والے اور تقریباً سر! یہ آپ 102، 131 اِن کو ہم شامل کریں کتنی بنتی ہیں اور آپ مجھے 20 بندے حاضر کر کے دیں میں مان لیتا ہوں۔

جناب اسپیکر: آپ کی بات بالکل دُرست ہے اِس میں۔۔۔

جناب اصغر علی ترین: سر! میں بتاؤں وزیر صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ C&W کا کام ہے۔مجھے بتائیں کہ C&W سے یہ بلڈنگ کون لے گا۔کیا ڈیپارٹمنٹ لے گا، یا ایم پی اے لے گا، یا کوئی اور آدمی لے گا، ڈیپارٹمنٹ ہی لے گا ڈیپارٹمنٹ لیٹر لکھے گا اُن کے پاس جائے گا لیٹر آئے گا پھر وہ آپ کو handover دیں گے اور پھر آپ اِس کو فعال کریں گے سر! یہ چیز ہے اور یہ لائیوسٹاک وہ محکمہ ہے جس سے عام غریب آدمی مستفید ہوسکتا ہے۔عام غریب آدمی یہ نہ روڈ ہے نہ بجری ہے نہ سیمنٹ ہے نہ ٹیوب ویل ہے یہ عام اُس کو اگر اپنے حیوانات کیلئے ایک دوائی بھی مل جائے ایک

سرنج بھی مل جائے۔۔۔

جناب اسپیکر: ہاں ریلیف۔

جناب اصغرعلی ترین: سر! ڈاکٹر بھی مل جائے تو وہ اِن کیلئے دُعا گو۔

جناب اسپیکر: بہت بڑا ریلیف ہے۔

جناب اسپیکر: پشین کی جو میں بتاؤں پشین کی جو آبادی ہے وہ ابھی ساڑھے بارہ لاکھ سے تجاویز کرگئی ہے اب اُس میں بتائیں لائیوسٹاک کا کتنا کاروبار ہوگا آپ اسفندیار کاکڑ سے پوچھیں کہ آپ برشور کے رہنے والے ہیں کتنی لائیوسٹاک آپ کے علاقے میں ہے اور آپ اِن سے پوچھیں کتنی ڈسپنسریز open ہیں کتنے ڈاکٹرز بیٹھے ہوئے ہیں کتنی میڈیسن مل رہی ہے تو جناب اسپیکر صاحب! کہتے ہیں کہ سوال نہ کیے جائیں یہ سوال کا مقصد یہ ہے کہ آپ جا کے ڈیپارٹمنٹ کو as a Minister میں as a PAC چیئرمین بُلاؤں گا اچھی بات نہیں ہے آپ as a Minister بُلائیں گے تو اچھی بات ہے۔

جناب اسپیکر: نہیں ویسے آپ نے کبھی اِس کی رپورٹ کی ہے DC کے though کہ اتنے لوگ غیر حاضر رہتے ہیں۔

جناب اصغرعلی ترین: سر! دیکھیں میں نے اِن کے سیکرٹری اور اِن کے ایڈیشنل سیکرٹری سے بات کی ہے پھر وہاں جو concerned officer ہیں میں نے اُن سے بات کی ہے میں نے کہا یہ بہت بڑا ایشو ہے یہ تو کوئی چھوٹا ایشو نہیں ہے۔ ڈیری فارم اور لائیوسٹاک بڑا ایک پبلک کیلئے ریلیف provide کرتا ہے لیکن یہ دو مہینے کے بعد میں نے جا کے پھر یہ سوال ڈالا۔۔۔

جناب اسپیکر: سر! مجھے تو سمجھ نہیں آرہی ہے آپ کے DC صاحب کرتے کیا ہیں DC صاحب تو اُن کی تنخواہیں منٹ میں بند کرسکتے ہیں آپ بتائیں اُن کو کہ یہ لوگ غیر حاضر ہیں وہ خزانے کو لکھے گا وہ تنخواہیں بند ہو جائیں گی اُن کی یا تو DC صاحب آپ کے ساتھ coporate نہیں کرتے ہیں یا پھر آپ اُن کے ساتھ نہیں کرتے۔

جناب اصغرعلی ترین: بس سارے کام DC کرے گا پھر ڈیپارٹمنٹ بند کریں۔

جناب اسپیکر: سر! ڈیپارٹمنٹ تو اپنی جگہ پر ہے آپ۔۔۔

جناب اصغرعلی ترین: سر! آپ تو ایسی dictate کر رہے ہیں۔ sir first department is responsible for not DC۔

جناب اسپیکر: سر! اصغر ترین صاحب میری گزارش یہ ہے۔

جناب اصغر علی ترین: سر! میری عرض سُن لیں۔

جناب اسپیکر: جی، جی۔

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر صاحب! آپ ڈیپارٹمنٹ کو کیوں بری ذمہ قرار دے رہے ہیں

جناب اسپیکر: آپ سمجھنے کی کوشش کریں۔

جناب اصغر علی ترین: آپ سیکرٹری کو بُلائیں اُن سے پوچھیں۔

جناب اسپیکر: بالکل بُلا لیتے ہیں میرے کہنے کا مقصد یہ تھا کہ ڈسٹرکٹ میں دیکھیں ڈیپارٹمنٹ پورے بلوچستان میں ہیں۔ اور اُس کے ہر ڈسٹرکٹ میں ملازمین ہیں اور اُس کا جو ہیڈ ہے ڈسٹرکٹ ہے that is a deputy commissioner اور جو لوگ غیر حاضر ہوتے ہیں وہ ڈپٹی کمشنر باقاعدہ اُن کے خلاف رپورٹ لکھتا ہے اور اُن کی تنخواہیں بند کرتا ہے۔ اور وہ ڈیپارٹمنٹ کو recommendation بھجواتا ہے کہ یہ لوگ غیر حاضر ہیں اِتنے عرصے سے لہٰذا اِن کو یا تو حاضر کیا جائے یا سروس سے dismiss کیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ DC صاحب نے ہر کام نہیں کیا ہے۔

جناب اصغر علی ترین: سر! آپ نے میرے سوال کو سوال بنا دیا ہے۔ اب مَیں سوال کرتا ہوں۔ کیا ان کے پاس ہر ڈسٹرکٹ میں بائیومیٹرک کا نظام ہے۔

جناب اسپیکر: نہیں وہ تو کسی بھی ڈیپارٹمنٹ میں نہیں ہے۔

جناب اصغر علی ترین: تو ہونا چاہیے کیوں نہیں ہے؟

جناب اسپیکر: یہ سوال آپ کسی سے بھی پوچھ سکتے ہیں۔

جناب اصغر علی ترین: سر! کتنا خرچہ آتا ہے۔ ایک لاکھ روپے کی مشین ہے۔

جناب اسپیکر: پی ایچ ای سے پوچھ لیں کہ آپ کے پاس یہ سسٹم ہے۔ آپ سی اینڈ ڈبلیو سے پوچھ لیں کہ آپ کے پاس سسٹم ہے۔ آپ باقیوں سے پوچھ لیں کسی کا نہیں ہے تقریباً۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ وہاں بائیومیٹرک سسٹم کیوں نہیں ہے مَیں نے کہا بائیومیٹرک سسٹم ڈسٹرکٹ میں کسی کے پاس نہیں ہے۔ تو آپ پی ایچ ای سے پوچھ لیں اُن کا بھی نہیں ہے۔

سردار عبدالرحمٰن کھیتران (وزیر محکمہ پی ایچ ای): ایسا ہے کہ یہ چیک اینڈ بیلنس بائیومیٹرک یہ تو ابھی تک بہت دور ہے۔ اس کا check and balance ڈپٹی کمشنر ہے، ایجوکیشن، تمام اُس کے ڈیپارٹمنٹس جتنے بھی ہیں۔ وہ اُس پر رکھتے ہیں۔ اور اُسکا باضابطہ آرڈر جاری کرتا ہے۔ کہ جی اس کی اتنی تنخواہ کاٹ دیں، یہ سلسلہ ہے اور خاص کر کے ایجوکیشن میں کافی بہتری آئی ہے کہ اُن کی تنخواہیں کٹ رہی ہیں اور تمام۔ ابھی ڈپٹی کمشنر بچارے کے پر اور پنجے سب

چیزیں کاٹ دیئے گئے ہیں۔خود محتاج ہے کہ میں اپنی حفاظت کروں یا ڈسٹرکٹ چلاؤں۔تو وہ اس پوزیشن میں بیٹھا ہے ،وہ تو دن گن رہے ہیں کہ یا اللہ میری پوسٹنگ کب میں ادھر سے OSD ہو کے جاؤں۔کیونکہ اُن کی پوزیشن آپ دیکھ رہے ہیں کہ کہیں ڈپٹی کمشنر بازار میں نکلتا ہے تو اُس کو دوتھپڑیں مار کے اُس کی گاڑی لے جاتے ہیں میرے خیال میں خاران میں ہوا ہے اور کہیں پر ڈپٹی کمشنر مع اُس کے اہل وعیال کو اُٹھا لیا جاتا ہے۔اور میرے ساتھ اُن کی بات ہوئی ہے وہ کہتا ہے کہ جی ہم تو پولیس کے محتاج ہوگئے ہیں بی ایریے سے A ایریا۔ٹوپیاں تبدیل ہوگئیں۔اور چار ہم کو ملے ہوتے ہیں وہ جیسے ہی لوگ آتے ہیں جن کو مطلب۔وہ ہتھیار پھینک دیتے ہیں ہم اپنی بندوق لے کر ساری رات جاگتے رہتے ہیں۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے وہ اصغر علی ترین صاحب کو سمجھ آگئی ہے۔جی

جناب اصغر علی ترین: request یہ ہے انریبل منسٹر صاحب سے کہ اس کو pursue کریں سر! اپنے ڈیپارٹمنٹ کو بلائیں اور اُنکو دیکھ لیں کہ کتنے حاضر ہیں اور کتنے غیر حاضر ہیں،کیا ہورہا ہے ایک visit بھی کر لیں ہم اُن کے ساتھ چلیں گے۔اُن کو visit کروائیں گے۔ایک ایک بلڈنگ کی visit کروائیں گے۔ہم اُن کی نشاندہی کریں گے کہ سردار صاحب یہ ہے۔۔۔

جناب اسپیکر: منسٹر صاحب! سیکرٹری صاحب کو بھجوائیں ایک دفعہ visit تو کریں کم از کم۔پشین کی visit کروائیں کہ جاکے یہ سارے visit کریں۔ہاں ٹھیک ہے ابھی ہو جائیگا تقریباً اس میں۔یہ agree ہے۔

جناب اصغر علی ترین: سر! ٹھیک ہے

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔جناب اصغر علی ترین صاحب third question again regarding livestock 372۔

جناب اصغر علی ترین: question no 372۔

جناب اسپیکر: .its ok۔ mic on کریں منسٹر صاحب۔

صوبائی وزیر محکمہ لائیوسٹاک: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب اصغر علی ترین: سر! مطمئن ہوں

جناب اسپیکر: ok مطمئن ہوں آپ ok disposed off۔ مولوی نو اللہ صاحب چونکہ یہاں نہیں ہے اُن کا question defer کرتے ہیں۔سوال نمبر 397 مولوی نوراللہ صاحب۔ 398 again defer کرتے ہیں۔مولوی نوراللہ صاحب سوال نمبر 399 defer۔میر زابد علی ریکی صاحب آپ اپنا سوال نمبر 445 دریافت

فرمائیں۔لائیوسٹاک ۔

☆397 مولوی نوراللہ رکن اسمبلی نوٹس موصول ہونے کی تاریخ18نومبر 2025

کیاوزیرلائیواسٹاک ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

سال2018 سے 2025 تک محکمہ ہذانے لواحقین کوٹہ پرکل کتنے افرادتعینات کئے ہیں ان کے نام مع ولدیت،شناختی کارڈنمبراورایڈریس کی تفصیل دی جائے نیز نئے براہ راست تعینات ملازمین کی بھی سال 2018 سے 2025 تک تفصیل دی جائے۔

وزیرلائیواسٹاک جواب موصول ہونے کی تاریخ05دسمبر2025

سال2018 سے 2025 تک محکمہ ہذانے لواحقین کوٹہ پرتعینات کئے افراداان کے نام مع ولدیت،شناختی کارڈنمبر، ایڈریس اور نئے براہ راست تعینات ملازمین کی تفصیل آخر پرمنسلک ہے۔البتہ محکمہ ہذا(فام ونگ)میں 2018 تا 2025 نئے کوئی ملازمین بھرتی نہیں کیے۔

☆398 مولوی نوراللہ رکن اسمبلی نوٹس موصول ہونے کی تاریخ18نومبر2025ء

کیاوزیرلائیواسٹاک ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

ضلع قلعہ سیف اللہ میں محکمہ ہذاکی کل ڈویلپمنٹ بجٹ کا حجم کیاہے مذکورہ بجٹ کے استعمال،طریقہ کارکیاہے نیز ترقیاتی بجٹ سے مستفید ہونے والے افراد کے نام مع ولدیت،شناختی کارڈنمبراور یونین کونسل کی مکمل تفصیل دی جائے۔

وزیرلائیواسٹاک جواب موصول ہونے کی تاریخ05دسمبر2025ء

محکمہ ہذانے ضلع قلعہ سیف اللہ کی کل ڈویلپمنٹ بجٹ کا حجم 29.27 ہے یہ بجٹ محکمہ مواصلات کودے دیا گیاہے مذکورہ بجٹ کے استعمال طریقہ کارہے نیزاس کے علاوہ کوئی ترقیاتی منصوبہ نہیں ہے جس سے عوام کومستفید کیاجائے۔

محکمہ ہذا (فارم ونگ) کا ایک پراجیکٹ (اسکیم) ڈیری فارم کی کمائل جوگیزئی موضع اخترزئی قلعہ سیف اللہ سال 2021 سے جاری ہے

☆399 مولوی نوراللہ رکن اسمبلی نوٹس موصول ہونے کی تاریخ18 نومبر2025

کیاوزیرلائیواسٹاک ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

سال2018 سے 2025 تک محکمہ ہذاضلع قلعہ سیف اللہ میں مختلف پراجیکٹس کی جانب سے کئے گئے اقدامات کی تفصیل دی جائے۔

وزیرلائیواسٹاک جواب موصول ہونے کی تاریخ05دسمبر2025

سال 2018-2025 تک محکمہ ہذا نے ضلع قلعہ سیف اللہ میں تین پراجیکٹس میں مندرجہ ذیل اقدامات کیئے کی تفصیل آخر پر منسلک ہے۔

(فارم ونگ) کا ایک پراجیکٹ (اسکیم) ڈیری فارم کلی کمائل جوگیزئی موضع اختر زئی ضلع قلعہ سیف اللہ میں سال 2021 سے جاری ہے جس کی تفصیل ذیل ہے

نام اسکیم: ڈیری فارم کلی کمائل جوگیزئی موضع اختر زئی ضلع قلعہ سیف اللہ

اسکیم کی مالی لاگت: 132.410 ملین

سول ورکس: 81.540 ملین

ریونیو: 50.870 ملین

پی ایس ڈی پی نمبر: 3153(Z2021-1257)

تفصیل کام: اسکیم کا کام محکمہ سی اینڈ ڈبلیو (بلڈنگ) کی طرف سے تکمیل کے آخری مراحل میں ہے

محکمہ لائیواسٹاک کی جانب سے بھی جانور بشمول دیگر ضروری سامان کی خریداری کے لئے ٹینڈر کیئے ہیں۔

جناب اسپیکر: میر زابد علی ریکی صاحب آپ اپنا سوال نمبر 445 دریافت فرمائیں۔ لائیوسٹاک۔

☆445. __میر زابد علی ریکی رُکن اسمبلی__ __نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 22 دسمبر 2025__

کیا وزیر لائیواسٹاک ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

سال 2024 اور 2025 میں محکمہ لائیواسٹاک کے صوبہ بھر میں کل کتنے ویٹرنری ڈاکٹرز کو ملک بھر کے مختلف یونیورسٹیوں میں ویٹرنری ڈاکٹرز کے لیے داخلہ دیا گیا ہے نام مع ولدیت، لوکل، شناختی کارڈ نمبر اور تعلیمی قابلیت کی تفصیل دی جائے نیز سال 2024 اور 2025 میں ضلع واشک کے کل کتنے طلباء کو ویٹرنری ڈاکٹرز کو داخلہ دیا گیا ہے انکے بھی نام مع ولدیت، تعلیمی قابلیت اور علاقے کی بھی مکمل تفصیل دی جائے۔

__وزیر لائیواسٹاک__ __جواب موصول ہونے کی تاریخ 11 فروری 2025__

سال 2024 اور 2025 میں صوبہ بلوچستان اور ملک بھر میں مختلف یونیورسٹیوں میں داخلہ کے لیے ویٹرنری ڈاکٹرز کی تمام ترسیٹیں بلوچستان کے ڈویژنل سطح کی ہیں اور جو میرٹ کی بنیاد پر سیلکٹ ہوئے ہیں مزید تفصیل آخر پر منسلک ہے۔

میر زابد علی ریکی: thank you جناب اسپیکر صاحب! ہمارے فاضل دوست کو اصغر جان نے آج بہت تکلیف دی سردار فیصل صاحب۔ جناب اسپیکر سوال نمبر 445۔

جناب اسپیکر: جی

وزیرمحکمہ لائیوسٹاک: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: جی زاہد ریکی صاحب۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب مَیں نے question کیا تھا کہ 24-2025 میں لائیوسٹاک کے کل کتنے ویٹرنری ڈاکٹرز کو ملک بھر کے مختلف یونیورسٹیوں میں ویٹرنری ڈاکٹرز کے لیے داخلہ دیا گیا ہے اور واشک کیلئے بھی مَیں نے سوال کیا تھا۔تو جواب میں جناب اسپیکر صاحب! یہ آپ ذرہ دیکھ لیں اس پر مختلف ڈویژنوں کے نام لکھے ہیں آپ کا مکران ،سبی ، اس میں آپ کا رخشاں آجاتا ہے ۔خاران سے مسلم بیبرگ اور دوسرا زوہب احمد خاران سے اور محمد احمد نوشکی سے ۔ یہ واشک نے کیا گناہ کیا ہے؟ لائیوسٹاک منسٹر صاحب ۔ یہ آپ نے اس کا نام کیوں نہیں اُٹھایا ہے۔کم ازکم منسٹر صاحب آپ اس طرح تو نہیں کرتے ہیں ۔

وزیرمحکمہ لائیوسٹاک: سر! مجھے پتہ نہیں ہے 2024ء میں مَیں نہیں تھا۔

جناب اسپیکر: منسٹر صاحب آپ مہربانی کریں آپ اپنی سیٹ پر کھڑے ہو کے بات کریں۔آپ کی مہربانی ہوگی یہ آپ زابد علی ریکی صاحب یہ رخشاں ڈویژن ہے۔اُسمیں آپ کے نوشکی کا ہے دو نوشکی کے ہیں ایک واشک کا ہے۔

میر زابد علی ریکی: دو خاران کے ہیں اور ایک نوشکی کا ہے ۔ مجھے اعتراض نہیں ہے، خاران بھی میرا گھر ہے ۔مگر واشک سے کم ازکم ایک بندہ تو لے لیں۔

جناب اسپیکر: آپ کہہ رہے ہیں کہ اُن کو accommodated کرنا چاہیے ۔منسٹر صاحب یہ request کررہے ہیں کہ ہمارا بندہ۔

وزیرمحکمہ لائیوسٹاک: اس میں یہ جو جواب ہے یہ division base ہے ۔اور یہ district base نہیں ہے۔اور اس میں واشک کا ان کا بندہ ہے اسرار۔اور یہ Merit base ہے

جناب اسپیکر: سر! واشک کا اسرار اللہ یہ رخشان ڈویژن میں نمبر تھرڈ پر اسرار اللہ ولد کفایت اللہ واشک ڈسٹرکٹ ہے اس میں ۔۔۔

وزیرمحکمہ لائیوسٹاک: اور اس میں صرف دو یونیورسٹیز ہیں فیصل آباد اور ٹنڈو جام خود ٹیسٹ conduct کرتے ہیں اور خود ہی میرٹ پر جو ہے۔۔۔

میر زابد علی ریکی: دیکھیں رخشان ڈویژن 2024ء میں دیکھیں۔اس میں واشک کدھر ہے۔

وزیرمحکمہ لائیوسٹاک: 2024ء تو مَیں نہیں تھا زابد بھائی۔

جناب اسپیکر: یہ آپ کے پاس کونسی لسٹ پڑی ہوئی ہے ۔سیکرٹری صاحب یہ زرہ زابد ریکی صاحب کو

رخشاں ڈویژن کی دیکھائیں۔

وزیر محکمہ لائیوسٹاک: 2025ء میں آپ کا ہے 2024ء میں تو ہیلتھ منسٹر تھا۔

جناب اسپیکر: زاہد صاحب آپ کا 2024ء میں نہیں ہے اور 2025 میں ہے۔ رخشان ڈویژن 2024ء میں خاران، نوشکی، اگر اس کے نیچے آجائیں 2025ء نوشکی، اور واشک۔

میر زابد علی ریکی: سر! 2024ء کی بات کرر ہا ہوں۔

جناب اسپیکر: جی منسٹر صاحب۔ آپ accommodate کریں۔

میر زابد علی ریکی: سر! اس میں بات یہ ہے ہم نہیں کہتے ہیں چاہے خاران میں چار ڈسٹرکٹ ہیں چاغی، نوشکی، خاران اور واشک ہے۔ ہم کہتے ہیں ہر کسی کو اُسی طرح اُن لوگوں کو شیئر ملنا چاہیے۔ یعنی ایک ڈسٹرکٹ کو آپ دیوار میں لگا دیں ایک ڈسٹرکٹ کو آپ اوپر لے جائیں مناسب نہیں ہے۔ خاران بھی واشک کا حلقہ ہے، نوشکی بھی میرا جگہ ہے۔ مسئلہ نہیں ہے۔ چاہے چاغی ہو۔

جناب اسپیکر: سب ہمارے بھائی ہیں۔

میر زابد علی ریکی: چلیں ہم کہتے ہیں اگر چار آپ دیتے ہیں، تو ایک ایک دے دیں۔ اگر دو لیتے ہیں تو ایک دے دینا دیکھنا لینا۔ ابھی 2024ء میں اب۔۔۔

جناب اسپیکر: منسٹر صاحب تھوڑا سا address کریں۔

وزیر محکمہ لائیوسٹاک: ضرور ضرور

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے وہ کہتا ہے انشاءاللہ آپ کو accommodate کریں گے۔ تشریف رکھیں۔ میر زابد ریکی صاحب آپ اپنا سوال نمبر 446 دریافت فرمائیں۔ again لائیوسٹاک۔

میر زابد علی ریکی: question no 446 .

☆446. **<u>میر زابد علی ریکی رُکن اسمبلی</u>** **<u>نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 22 دسمبر 2025</u>**

کیا وزیر لائیواسٹاک ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

بجٹ سال 2025. 2024 اور سال 2026-2025 میں محکمہ لائیواسٹاک کو ادویات خریدنے کیلئے کل کتنی لاگت مختص کی گئی ہیں مختص شدہ رقم سے کل کتنی دوائیاں خریدی گئی ہیں نیز یہ بھی بتلایا جائے کہ ضلع واشک کو سال 2024.2025 اور سال 2025.2026 میں کل کتنی لاگت کی ادویات کیلئے رقم جاری کی ہے جاری کردہ لاگت سے ضلع واشک کیلئے کل کتنی لاگت کی دوائیاں خریدی گئی ہیں خریدی گئی ادویات کی بھی مکمل تفصیل دی جائے۔

وزیر لائیواسٹاک **جواب موصول ہونے کی تاریخ 11 فروری 2026**

مالی سال 25-2024 میں لائیوسٹاک فارم ونگ نے کل مبلغ -/40,000,000 اور مالی سال 26-2025 میں مبلغ -/32,000,000 کی مویشیوں کی ادویایات خریدی جو کہ صرف محکمہ کے سرکاری ڈیری و پولٹری فارمز میں تقسیم کی گئیں۔

جناب اسپیکر: جی منسٹر صاحب

وزیر محکمہ لائیوسٹاک: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب جس طرح مَیں نے سوال کیا تھا۔25-2024 اور 26-2025 میں محکمہ لائیواسٹاک کو ادویات خریدنے کیلئے کل کتنی لاگت مختص کی گئی ہیں۔ جواب میں یہ دیا گیا ہے ۔جناب اسپیکر ! 25-2024 میں یہ دیکھ لیں میرے خیال سے 40 کروڑ ہیں مبلغ نہیں چار کروڑ ہے ۔اور 26-2025 ء میں 32 کروڑ مویشیوں کے۔ جناب اسپیکر اگر واشک میں ابھی تک ایک روپیہ کی ویکسین آپ سمجھیں، مال مویشیوں کی کوئی ایک چیز نہیں آئی ہے۔ جناب اسپیکر! اور چار کروڑ ہیں 25-2024 میں اور 26-2025 میں تقریباً تین کروڑ ہیں

جناب اسپیکر: please order in the House۔

میر زابد علی ریکی: روزگار تو نہیں ہے جناب اسپیکر! وہاں مال مویشیوں کو آپ دیکھ لیں آبادی نہیں ہو رہی ہے اسی حوالے سے میں کہتا ہوں کہ محکمہ وہاں active ہو جائے۔

وزیر محکمہ لائیوسٹاک: یہ مَیں نے اُن سے پوچھا کہ اتنی amount کیسے دے رہے ہیں۔ تو یہ اُنہوں نے غلط quote کیا ہوا ہے۔ یہ آپ کو مَیں نے اپنے طریقے سے سارا پوچھا ہے۔ یہ انہوں نے غلط quote کیا ہے۔

میر زابد علی ریکی: تو محکمہ آپ کا ہے۔

وزیر محکمہ لائیوسٹاک: مَیں نہیں تھا۔ مَیں عمرے پر گیا ہوا تھا۔ مَیں کل آیا ہوں۔

جناب اسپیکر: دیکھ لیتے ہیں اس کو ڈیفر کرتے ہیں۔ اس question کو ڈیفر کرتے ہیں اگلے سیشن میں آپ کے سامنے correction کے ساتھ آپ کے سامنے آجائیگا۔ ٹھیک ہو گیا جمالی صاحب۔

جناب اسپیکر: رخصت کی درخواستیں۔

سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھے۔

جناب طاہر شاہ کاکڑ (سیکرٹری اسمبلی): آج رخصت کی کوئی بھی درخواست موصول نہیں ہوئی ہے۔

جناب اسپیکر: رخصت کی درخواست کوئی نہیں ہے۔ وہ غیر حاضر ہیں۔ نہیں وہ procedure کے

ساتھ کارروائی ہوگی۔

جناب اسپیکر: سرکاری کارروائی برائے قانون سازی:

قائمہ کمیٹی برائے محکمہ لوکل گورنمنٹ کی رپورٹ کا پیش و منظور کیا جانا۔

جناب اسپیکر: صدر نشین قائمہ کمیٹی بر محکمہ لوکل گورنمنٹ کمیٹی کی رپورٹ بر بلوچستان اینیمل سلاٹر کنٹرول کا مسودہ قانون مصدرہ 2025 مسودہ قانون نمبر 42 مصدرہ 2025 کی بابت رپورٹ پیش کریں۔

میڈم کلثوم نیاز: میں صدرہ نشین قائمہ کمیٹی بر محکمہ لوکل گورنمنٹ کمیٹی کی تحریک پیش کرتی ہوں کمیٹی کی بر بلوچستان اینیمل سلاٹر کنٹرول کا مسودہ قانون مصدرہ 2025 مسودہ قانون نمبر 42 مصدرہ 2025 کو پیش کرنے کی مدت آج مورخہ 25 فروری 2026 تک توسیع دینے کی منظوری دی جائے۔

جناب اسپیکر: ok تحریک پیش ہوئی. آیا تحریک منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔لہٰذا کمیٹی کی رپورٹ بر بلوچستان اینیمل سلاٹر کنٹرول کا مسودہ قانون مصدرہ 2025 مسودہ قانون نمبر 42 مصدرہ 2025 کو پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 25 فروری 2026 تک توسیع دینے کی منظوری دی جاتی ہے۔

جناب اسپیکر: صدر نشین قائمہ کمیٹی بر محکمہ لوکل گورنمنٹ کمیٹی کی رپورٹ بر بلوچستان اینیمل سلاٹر کنٹرول کا مسودہ قانون مصدرہ 2025 مسودہ قانون نمبر 42 مصدرہ 2025 پیش کریں۔

میڈم کلثوم نیاز: میں صدرہ نشین قائمہ کمیٹی بر محکمہ لوکل گورنمنٹ کمیٹی کی بر بلوچستان اینیمل سلاٹر کنٹرول کا مسودہ قانون مصدرہ 2025 مسودہ قانون نمبر 42 مصدرہ 2025 پیش کرتی ہوں۔

جناب اسپیکر: قائمہ کمیٹی برائے محکمہ لوکل گورنمنٹ کی رپورٹ بر بلوچستان اینیمل سلاٹر کنٹرول کا مسودہ قانون مصدرہ 2025 مسودہ قانون نمبر 42 مصدرہ 2025 پیش ہوا۔

جناب اسپیکر: وزیر برائے محکمہ لوکل گورنمنٹ بلوچستان اینیمل سلاٹر کنٹرول کا مسودہ قانون مصدرہ 2025 مسودہ قانون نمبر 42 مصدرہ 2025 کی بابت تحریک پیش کریں۔جی بخت محمد صاحب آپ اپنا مائیک on کریں۔

جناب بخت محمد کاکڑ (وزیر محکمہ صحت): میں بخت محمد کاکڑ صوبائی وزیر صحت وزیر برائے لوکل گورنمنٹ کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان اینیمل سلاٹر کنٹرول کا مسودہ قانون مصدرہ 2025 مسودہ قانون نمبر 42 مصدرہ 2025 کو مجلس کی سفارشات کی بموجب فی الفور زیر غور لایا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی آیا تحریک منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔لہٰذا بلوچستان اینیمل سلاٹر کنٹرول کا مسودہ قانون مصدرہ 2025 مسودہ قانون نمبر 42 مصدرہ 2025 کو مجلس کی سفارشات بموجب فی الفور زیر غور لایا جاتا ہے۔

جناب اسپیکر: وزیر برائے محکمہ لوکل گورنمنٹ بلوچستان اینیمل سلاٹر کنٹرول کا مسودہ قانون مصدرہ 2025 مسودہ قانون نمبر 42 مصدرہ 2025 کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر محکمہ صحت: مَیں بخت محمد کاکڑ صوبائی وزیر صحت، وزیر برائے لوکل گورنمنٹ کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان اینیمل سلاٹر کنٹرول کا مسودہ قانون مصدرہ 2025 مسودہ قانون نمبر 42 مصدرہ 2025 کو مجلس کی سفارشات کی بموجب منظور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔آیا تحریک منظور کی جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔لہٰذا بلوچستان اینیمل سلاٹر کنٹرول کا مسودہ قانون مصدرہ 2025 مسودہ قانون نمبر 42 مصدرہ 2025 کو مجلس کی سفارشات کی بموجب منظور کیا جاتا ہے۔

جناب اسپیکر: وزیر برائے محنت وافرادی قوت بلوچستان اورسینر پاکستان کمیشن کا مسودہ قانون مصدرہ 2026 مسودہ قانون نمبر 47 مصدرہ 2026 پیش کریں۔

وزیر محکمہ صحت: مَیں بخت محمد کاکڑ صوبائی وزیر صحت، وزیر برائے محکمہ محنت وافرادی قوت کی جانب سے بلوچستان اورسینر پاکستانیز کمیشن کا مسودہ قانون مصدرہ 2026 مسودہ قانون نمبر 47 مصدرہ 2026 کو پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: بلوچستان اورسینر پاکستانیز کمیشن کا مسودہ قانون مصدرہ 2026 مسودہ قانون نمبر 47 مصدرہ 2026 پیش ہوا۔

جناب اسپیکر: وزیر برائے محکمہ محنت وافرادی قوت بلوچستان اورسینر پاکستانیز کمیشن کا مسودہ قانون مصدرہ 2026 مسودہ قانون نمبر 47 مصدرہ 2026 کی بابت تحریک پیش کریں۔یہ تو ذرا پہلے ان کو exemption مانگنے دیں پھراُسکے بعد آپ بات کریں۔جی بخت محمد صاحب آپ تحریک پیش کریں۔

وزیر محکمہ صحت: میں بخت محمد کاکڑ صوبائی وزیر صحت، وزیر برائے محکمہ محنت وافرادی قوت کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان اورسینر پاکستانیز کمیشن کا مسودہ قانون مصدرہ 2026 مسودہ قانون نمبر 47 مصدرہ 2026 کو پیش کرنے کی بابت قاعدہ 84 اور 85(2) کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر: منسٹر صاحب ہمارے friends کی یہ خواہش ہے کہ اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے آپ exemption نہ مانگیں تو آپ اس پر کیا رائے دیں گے۔(مداخلت) نہیں وہ تو ٹھیک ہے کمیٹی میں منسٹر صاحب کو

بولنے دیں۔ جی منسٹر صاحب۔

وزیر محکمہ صحت: سر! اس میں یہ ہے کہ جو ہمارے جتنے بھی اوورسیز کام کررہے ہیں باہر ممالک میں محنت مزدوری کررہے ہیں اور یہاں Remittances بھیجتے ہیں صرف اس میں یہ ہے کہ یہاں ایک، ان کے لئے کمیشن بنایا جائے گا جو انکی فیملیز ہیں انکی Rights کو protect کرنے کے لئے چونکہ وہ لوگ باہر ہیں۔ انکے فیملی ممبرز یہاں ہیں انکی Rights کو protect کرنے کے لئے ایک کمیشن بنایا جارہا ہے۔ اس میں اور کوئی چیز بھی نہیں ہے تاکہ یہ جلدی ہوسکے۔ باقی دوستوں کی خواہش ہے کہ اگر کمیٹی میں جائے تو مسئلہ نہیں ہے ہم تو سارے ویسے بھی کمیٹی میں بھیجتے ہیں۔

جناب اسپیکر: جی ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ: ہماری رائے یہ ہے کہ کمیٹیوں کو بائی پاس نہ کریں بلکہ ایک شکایت آئی ہوئی ہے کہ کمیٹی کے ممبران جو ہیں کمیٹیوں کو جب attend نہیں کرتے ہیں تو lingeron ہوجاتا ہے اس میں آپ کا رولز آف پروسیجر میں clearcut دیا ہوا ہے کہ اگر ایک ممبر متواتر چار دفعہ نہیں آئے آپ اس کو چیلنج بھی کرسکتے ہیں۔

جناب اسپیکر: ڈاکٹر صاحب مسئلہ یہ ہے۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ: یہ ایک problem ہے آپ کو۔۔۔

جناب اسپیکر: ڈاکٹر صاحب میں تھوڑا سا آپ کو update کروں۔ آپ مہربانی سنیں یہ کمیٹی آپ لوگ یہ کمیٹیوں کی میٹنگز attend نہیں کرتے ہیں کورم پورا نہیں کرتے ہیں میں پھر اس concerned کمیٹی کے چیئرمین سے رابطہ کرتا ہوں ان سے کہتا ہوں کہ بھئی آپ کے جو ممبرز حضرات مسلسل غیر حاضر ہورہے ہیں۔ آپ مہربانی کرکے دو لائنیں تحریری طور پر مجھے بھجوادیں تاکہ ہم اس کو چیلنج کریں۔ انکی پھر اپنی مجبوریاں ہوتی ہیں۔ کوئی کسی پارٹی کا آدمی ہوتا ہے وہ کہتا ہے کہ سر! میں اس کے against نہیں لکھ سکتا ہوں۔ کوئی کہتا ہے سر وہ whatever بہت ساری مشکلات سامنے ہیں۔ اس لئے میری آپ سب سے گزارش ہے kindly یہ کمیٹیوں کے پاس ساری چیزیں کمیٹیوں کے پاس جانی چاہئیں۔ میں خود بھی اس کے حق میں ہوں لیکن یہ کہ مہربانی کرکے کمیٹیوں کی میٹنگ attend کیا کریں کورم پورا کیا کریں یہ problem آرہی ہے۔

میر یونس عزیز زہری (قائد حزب اختلاف): میں نے کمیٹیوں کے فعال بنانے کے لئے کچھ تجاویز دی تھیں اگر ان تجاویز پر عمل ہوجائے تو سارے ممبران آجائیں گے کچھ تجاویز تھیں جو ہم نے میٹنگ میں دی تھیں شاید آپ نے شامل کئے ہیں یا نہیں کئے اگر ان تجاویز کو دیکھا جائے پانچ ہزار روپے کے لئے کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ ہم نے کچھ باتیں کیں تھیں

ادھر کی نہیں ہیں لیکن یہ اگر ان کو ذرا غور سے دیکھیں تو میرے خیال میں۔۔۔

جناب اسپیکر: اس پر کام ہو رہا ہے آپ کی تجاویز اچھی ہیں وہ صحیح ہیں کہ جو آدمی miss کرے گا اس پر fine ہونا چاہیے۔ جی ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ: سر! یہ بزنس ختم ہو گیا ہے میں ایک پوائنٹ آف آرڈر لینا چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر: اچھا sorry ایک منٹ۔ آپ چاہتے ہیں کہ اس کو کمیٹی کو ریفر کریں اور سیز والا بھی، بخت محمد صاحب۔ کر دیتے ہیں یہ محکمہ محنت وافرادی قوت بلوچستان اور سیز پاکستانیز کمیشن کا مسودہ قانون مصدرہ 2026 مسودہ قانون نمبر 47 مصدرہ 2026 متعلقہ قائمہ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔

جناب اسپیکر: آڈٹ رپورٹ کا پیش کیا جانا۔

وزیر محکمہ صحت: سر! اُن کی meetings ہوئی تھیں اِس وجہ سے out of وہ ہیں۔ مَیں بخت محمد کاکڑ صوبائی وزیر صحت وزیر خزانہ کی جانب سے آئین کے آرٹیکل 171 کے تحت آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی آڈٹ رپورٹ برحسابات محکمہ موسمیاتی تبدیلی ماحولیات اور ڈیزاسٹر مینجمنٹ آرگنائزیشنز گورنمنٹ آف بلوچستان، آڈٹ سال 2024-25 ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی آڈٹ رپورٹ برحسابات محکمہ موسمیاتی تبدیلی ماحولیات اور ڈیزاسٹر مینجمنٹ آرگنائزیشنز گورنمنٹ آف بلوچستان، آڈٹ سال 2024-25 ایوان میں پیش ہوئی لہٰذا اسے پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔

جناب اسپیکر: کوئی رُکن اسمبلی اپنی مشترکہ مذمتی قرارداد پیش کرنے کی بابت تحریک پیش کریں۔

میر ظہور احمد بلیدی (وزیر محکمہ منصوبہ بندی وترقیات): **مشترکہ مذمتی قرارداد:** مَیں ظہور احمد بلیدی وزیر محکمہ منصوبہ بندی وترقیات تحریک پیش کرتا ہوں کہ درج ذیل مشترکہ مذمتی قرارداد پیش کرنے کی بابت قاعدہ نمبر 103(2) کے لوازمات کو معطل کیا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی آیا تحریک منظور کی جائے؟ تحریک منظور ہوئی لہٰذا محرکین میں سے کوئی ایک محرک اپنی مشترکہ مذمتی قرارداد پیش کرے۔

وزیر محکمہ منصوبہ بندی وترقیات: ہرگاہ بلوچستان صوبائی اسمبلی کا یہ ایوان آج فتنہ الہندوستان کے دہشت گردوں کی جانب سے آج میناز بلیدہ میں قادر بخش بلوچ کی رہائش گاہ پر ہونے والے حملے کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔ جس کے نتیجے میں اُن کا گھر مکمل طور پر تباہ ہو گیا اس افسوسناک واقعے میں مسلم ولد چار شمبے، مولانا یوسف ولد محمد شریف،

گل ناز بنت عبدالغفار، ایک سالہ بچہ چنگیز ولد عبدالغفار، فضیلہ زوجہ عبدالغفار اور 6 سالہ بچی زیرہ بنت عبدالغفار شہید ہوگئے جبکہ تین بچے زخمی ہوئے۔ یہ واقعہ نہایت قابل مذمت ہے۔ یہ ایوان اِس بزدلانہ کارروائی کی نہ صرف علاقے کے امن کے خلاف سازش قرار دیتا ہے بلکہ اِسے بلوچستان کے عوام کی بنیادی انسانی حقوق پر حملہ تصور کرتا ہے۔ ایسے واقعات معاشرتی ہم آہنگی، بھائی چارے اور پائیدار امن کی کوششوں کو سبوتاژ کرنے کے مترادف ہے۔ یہ ایوان متاثرہ خاندان کے ساتھ مکمل یکجہتی اور ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ اور یہ واضح کرنا چاہتا ہے کہ بلوچستان کے عوام ہر قسم کی دہشت گردی، انتہاپسندی اور بیرونی مداخلت کو یکسر مسترد کرتے ہیں اور صوبہ میں پائیدار امن اور قانون کی بالادستی کے قیام کے لیے متحد ہیں۔ لہٰذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ فوری طور پر وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ وہ عالمی برادری، اقوام متحدہ، او آئی سی اور بین الاقوامی انسانی حقوق کی تنظیموں کو فتنہ الہندوستان سے دہشت گردوں کی جانب سے ناپاک کارروائیوں سے آگاہ اور ان کے خلاف موثر کارروائی کرے۔

جناب اسپیکر: مشترکہ مذمتی قرارداد پیش ہوئی۔ کیا محرکین اپنی مشترکہ مذمتی قرارداد کی admissibility کی وضاحت فرمائیں گے۔

وزیر محکمہ منصوبہ بندی وترقیات: جناب اسپیکر جیسے کہ قرارداد میں مَیں نے ذکر کیا آج علی الصبح ایک گھناؤنا انسانیت سوز اور شرمناک واقعہ بُلیدہ مِیناز میں پیش آیا ہے۔ جس میں مسلح افراد جن کا تعلق فتنہ الہندوستان سے تھا۔ انہوں نے ایک گھر پر دھاوا بولا گولہ بارود سے حملہ کیا جس کے نتیجے میں کچھ خواتین کچھ مرد اور کچھ بچے شہید ہوگئے اور بلکہ اِن بارودی مواد سے اُن کی لاشیں جھلس گئیں۔ جناب اسپیکر! یہ انتہائی اندوہناک اور دردناک واقعہ ہے۔ اور یہ نہ صرف قابل مذمت ہے بلکہ انسانیت سوز بھی ہے۔ جتنے بھی ذی شعور انسان ہیں جس علاقے سے جس قوم سے اور جس قبیلے سے تعلق رکھتے ہوں وہ اِس گھناؤنے واقعے کی مذمت کرتے ہیں اور یہ واقعات ایسے نہیں ہو رہے بلکہ ان کے پیچھے ایک منظّم سازش ہے اور وہ ہمارے دشمن ملک ہندوستان کی طرف سے جاری ہیں جب اُن کو 9 مئی کو اُن کو منہ کی کھانی پڑی اور وہ جنگ ہار گئے اور اُن کے جو رافیل گر گئے تو اِس کے بعد انہوں نے بلوچستان میں جو اُن کے proxies ہیں اِن کی فنڈنگ بہت زیادہ کردی ہے جس کی وجہ سے وہ لوگوں کی املاک کو نقصان پہنچا رہے ہیں لوگوں کا قتل عام کر رہے ہیں ہماری law inforcement agencies پر حملے کر رہے ہیں ملک اور صوبے کو destablize کرنے کے لیے ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں۔ جناب اسپیکر! اِس ایوان میں دو مرتبہ In-Camera Briefing ہوئی تمام اراکین اسمبلی کو بلوچستان کی صورتحال کے بارے میں آگاہ کیا گیا۔ اور جتنے بھی واقعات ہوتے رہے ہیں ہم وقتاً فوقتاً تمام ممبران اس کی مذمت کرتے رہے ہیں لیکن ابھی ہمیں سوچنا ہوگا کہ یہ ہم کب تک یہ تماشائی بن کر مذمتیں کرتے رہیں گے اُن کے

خلاف بولتے رہیں گے۔ آیا عملی طور پر بھی کچھ کرنے کی ضرورت ہے، آیا یہ جو گروہ ہیں یہ جو مسلح جتھے ہیں اِن کے خلاف پبلک کو mobilize کرنے کی ضرورت ہے اِن کو اپنی صفوں سے نکالنے کی ضرورت ہے اور سب سے بڑھ کر جو ممالک اِن کو سپورٹ کر رہے ہیں خاص کر ہندوستان اور افغانستان اِن کو دنیا کے سامنے expose کرنے کی ضرورت ہے اور مَیں بھرپور الفاظ میں سفارش کرتا ہوں وفاقی حکومت سے کہ اِن کے خلاف dossier بنائے جتنی بھی بین الاقوامی انسانی حقوق کی تنظیمیں ہیں جتنے بھی اقوام متحدہ کے ذیلی تنظیمیں ہیں سیکورٹی کونسل ہو یا OIC ہو اور متعلقہ بین الاقوامی ادارے ہوں اُن کے پاس جانے کی ضرورت ہے اور FATF میں ہندوستان کو blacklist کرنے ضرورت ہے۔ کیونکہ ہندوستان کی شر پسندی کی وجہ سے معصوم لوگ شہید ہو رہے ہیں اور یہ purely دہشتگردی کا ایک عمل ہے جو ایک باہر کا ملک کروا رہا ہے۔ تو انٹرنیشنل کچھ قواعد وضوابط ہیں اُن کے تحت عالمی برادری اِس کا نوٹس لے اور ہندوستان پر جو ہے اُن کو FATF میں اُن کو blacklist قرار دیا جائے۔ اور جناب اسپیکر اگر ہم یوں ہی ایک مذمتی قرارداد پیش کر کے کچھ اراکین اسمبلی مذمت کر کے مسئلہ حل نہیں ہوگا جب تک وفاقی حکومت جب تک صوبائی حکومت جب تک تمام پولیٹیکل پارٹیز تمام سول سوسائٹی تمام قبائل اور جتنے بھی بلوچستان میں رہنے والے مکتبہ فکر کے جو لوگ ہیں بیک وقت اور یک زبان ہو کر اِس کی مذمت نہیں کریں گے یہ معاملات کم نہیں ہوں گے۔ اور خاص کر جو یہ واقعہ ہوا ہے اِس واقعے میں ہمارے بچے شہید ہوئے ہیں ہماری معصوم عورتیں شہید ہوئی ہیں اور جھلس گئیں ہیں۔ تو اُن کو ہم بین الاقوامی اداروں میں جا کر اُن کو ہم expose کر سکتے ہیں ہندوستان کو بین الاقوامی اداروں کے سامنے اُن کو کھڑا کر سکتے ہیں اور اُن کو بین الاقوامی قواعد وضوابط کے مطابق ہندوستان کو ہم مختلف فورمز میں دہشتگرد ملک قرار دیا جا سکتا ہے۔ تو اِس سے بڑھ کر کوئی ثبوت نہیں ہوسکتا اور مَیں تمام جو ممبران ہیں خصوصاً اپوزیشن کے جو ممبران ہیں اور حکومتی بنچز کے سب کا شکر گزار ہوں کہ اُنہوں نے اِس قرارداد میں نہ صرف دستخط کیئے ہیں بلکہ ہماری آواز میں آواز ملا کر اِس کی مذمت کی ہے۔ شکریہ جناب اسپیکر۔

جنابِ اسپیکر: Thank you۔ آیا مشترکہ مذمتی قرارداد منظور کی جائے؟ مشترکہ مذمتی قرارداد منظور ہوئی۔ ڈاکٹر مالک صاحب۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ: شکریہ اسپیکر صاحب! میں ایک اہم مسئلے کی جانب آپ کی توجہ دلاتا ہوں پچھلے کئی دنوں سے ہمارے مکران کی تمام buses transport بند ہیں اور سارے ہڑتال پر بیٹھے ہوئے ہیں اُس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ جیونی سے لے کر چمن تک ہماری بارڈر ٹریڈ ہوتی ہے اور اُس بارڈر ٹریڈ کو مکمل طور پر پہلے لوٹتے ہیں اور پھر اُس پر پابندی لگاتے ہیں اب اسپیکر صاحب! میں وزیر اعلیٰ صاحب سے بھی میں نے بات کی اِس وقت جتنی چیک پوسٹیں ہیں

چاہے جس اِدارے کی ہیں اُن لوگوں نے لوٹ مار مچائی ہوئی ہے بھتہ خوری کر رہے ہیں اور اگر کوئی اپنی زبان نکالتا ہے یا بولتا ہے تو پھر اُس کو غائب کر لیتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ حکومت بلوچستان کے یہاں ذمہ دار بیٹھے ہوئے ہیں وزیراعلیٰ صاحب سے بھی ہم نے کی، اُن کو بلائیں اُن کی باتیں سنیں اور وہ پریس کانفرنس میں اُن لوگوں نے وہ تمام چیک پوسٹوں کی ایک ایک کر کے نام لے لیے ہیں اور اتنا بھی کہا کہ کتنے کتنے بھتے لے رہے ہیں اور اِس وقت کم از کم جو ہمارے بارڈر کے علاقے ہیں وہ نان شبینہ کے محتاج ہیں۔ میں پچھلے تین چار مہینے سے اپنے علاقے میں ہوں مجھے پتہ ہے کہ وہاں کی معاشی صورتحال کیا ہے اِسی طرح دوسرے ڈسٹرکٹوں میں ہوگی تو میں آپ سے گزارش کر لیتا ہوں کہ آپ کے توسط سے کم از کم وزیراعلیٰ صاحب اِن کے عہدیداروں کو بلائیں اُن کے ساتھ بیٹھیں جو اِدارے involve ہیں سیکورٹی کے اِدارے involve ہیں اُن کو بتائیں کہ بابا یہ کیا ہو رہا ہے؟ پانچ پانچ چھ چھ کروڑ کی بسیں ہیں اور وہ جو ہے بینک سے اُن لوگوں نے لی ہیں اور سب کو اُٹھا کے FIR کر رہے ہیں اور ہر چیک پوسٹ پر پیسہ بھی لیتے ہیں اور تیل بھی نکالتے ہیں۔ تو یہاں مَیں سمجھتا ہوں کہ، ہم سمجھتے ہیں کہ ایسے ہمارے 15 سے 20 لاکھ لوگ اِس سے اُن کے چولہے جل رہے ہیں یہ صرف بارڈر area نہیں ہے بلکہ تمام بلوچستان کے ہیں تو میں آپ کے توسط سے گورنمنٹ سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ ذمہ داران سے ملیں چاہے وہ bus owners ہوں association ہوں جو سیکورٹی اِدارے ہوں اِس طرح سے جو لوٹ مار مچائی جا رہی ہے یہ acceptable نہیں ہے۔ شکریہ۔

جناب اسپیکر: Thank you۔ اصغر رند صاحب۔

میر محمد اصغر رند (پارلیمانی سیکرٹری محکمہ توانائی): جی شکریہ جناب اسپیکر صاحب! کل یونین والوں نے مجھ سے بھی رابطہ کیا تھا اور آپ کے چیمبرز میں میں بھی آپ سے ملا تھا جی بالکل ڈاکٹر صاحب صحیح فرما رہے ہیں پورے مکران ریجن میں پنجگور سے لے کر ڈسٹرکٹ گوادر اور تربت میں last دو مہینے سے جتنی بھی مسافر بسیں ہیں اُن کی آمد و رفت بالکل بند ہے وہاں عام مسافر بالکل ایک اذیت میں مبتلا ہے۔ آپ کے علم میں ہے کہ وہاں رینٹ اے کار کے حوالے سے کم از کم ایک گاڑی کا کرایہ تربت سے کراچی تک کم از کم ایک کار کا 30 سے 40 ہزار بن رہا ہے اِسی دوران پہلے 15 سے 20 ہزار تھا ابھی 25 سے 40 ہزار تک آ گیا اِسی حوالے سے اگر flight کا ٹکٹ چیک کریں flight پہلے تو ہے نہیں اگر ہے وہ بھی کم از کم 40 ہزار سے اوپر چلا گیا ہے تو صبح میں نے بھی سی ایم صاحب سے اسی حوالے سے ذکر ہوا تھا ڈاکٹر صاحب بھی موجود تھے تو مہربانی کر کے محکمہ ٹرانسپورٹ یا سیکرٹری ٹرانسپورٹ ہے یا پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ ہے تو اِس مسئلے کو فوراً حل کیا جائے ہمارے جتنے بھی ڈسٹرکٹ ہیں اُن کا زیادہ تر واسطہ کراچی سے ہوتا ہے ہمارا علاج ہمارا کاروبار ہمارے معاشی معاملات ہیں جتنے بھی ایجوکیشن یہ دو مہینے سے بند ہیں کوئی بھی ڈیپارٹمنٹ اِس میں نوٹس نہیں لے رہا اِس

لیے آپ کے توسط سے اِس کو بھی میں highlight کر رہا ہوں۔

جناب اسپیکر: منسٹر پی اینڈ ڈی پلیز آپ نے اسکونوٹ کیا ہوگا ڈاکٹر مالک صاحب اور اصغر رند صاحب کے جو خدشات ہیں۔آپ بھی اِسی پر بات کریں گے؟ اِسی پر؟ وہ آپ کو میں، آپ کی پرچی ہے میں دے رہا ہوں آپ بیٹھیں، تشریف رکھیں۔ پہلے اِس issue کو۔۔۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: بسیں ہیں۔اِس میں دو چیزیں ہیں ایک تو ہماری چیک پوسٹوں میں سیکورٹی فورسز کی زیادتیاں ہیں تلار چیک پوسٹ ہے نریٹ زیرو چیک پوسٹ ہے، بدھوک چیک پوسٹ ہے،، انگول چیک پوسٹ ہے ناکہ کاڑی چیک پوسٹ ہے یہ چاروں پانچوں چیک پوسٹوں پر بدترین بھتہ خوری ہے روزانہ 10 سے 15 کروڑ روپے بھتہ لیتے ہیں۔باقاعدہ پھر اُس کا پھر بتا بھی رہے ہیں اور ہر چیک پوسٹ پر 70,70 ڈبے، 7 ,7 ڈبے، 70 ,70 لیٹر کے ڈیزل لے رہے ہیں۔اب جو بارڈر کی ہم بات کرتے ہیں ناں کہ عام لوگوں کے لیے منع ہے مزدوری نہ کرے موٹر سائیکل پر نہ جائیں، یہ چیک پوسٹ پر 70 ڈبے 7 ڈبے 70 لیٹر ڈیزل کے یہ جائز ہے؟ لیکن غریب مزدور کے لیے آپ کہتے ہیں سمگلنگ ہے؟ آپ کہتے ہیں کہ مولانا صاحب آپ سمگلنگ کی حمایت کرتے ہیں تو یہ چیک پوسٹ پر 7 ڈبے 70 لیٹر ڈیزل کیا یہ جائز ہے؟ اِسی لیے تو یہ کئی دنوں سے وہ لوگ احتجاج پر بیٹھے ہیں۔

جناب اسپیکر: نہیں یہ میں تو نہیں کہتا ہوں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: دوسری بات میں کہنا چاہتا ہوں عوام کی طرف سے جو coaches ہیں۔۔

جناب اسپیکر: میں پہلے یہ clear کردوں میں نہیں کہتا ہوں میں نے کہا کہ گورنمنٹ اِس کو دیکھ لیتی ہے جو ڈاکٹر مالک صاحب نے کہا۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: ہاں حکومت ہے اِس میں دو چیزیں ہیں حکومت یہ بھی دیکھ لے کہ یہ کوچز ہیں یہ کوئی آئل ٹینکر نہیں ہیں اِس میں عوام کو بھی تکلیف ہوتی ہے مَیں اپنے ٹرانسپورٹروں کو جو بھتہ خوری ہوتی ہے اِنکا بھی ہم ساتھ دیں گے لیکن عوام کی جو ذلت ہوتی ہے، عوام وہاں جو خوار ہوتے ہیں اِس کے لیے میں نے کوچز والوں سے ٹرانسپورٹ سے بات کی کہ جو passenger گاڑیاں ہیں وہ ڈیزل نہ لے جائیں جو ڈیزل کی گاڑیاں ہیں passengers نہ لے جائیں۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔تشریف رکھیں پلیز۔عبدالمجید بادینی صاحب۔

انجینئر عبدالمجید بادینی (پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ملازمتہائے امورعمومی نظم ونسق): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب اسپیکر صاحب! ایک اہم مسئلہ ہے ہمارے نصیرآباد ڈویژن کا وہاں زرعی ٹیکس لگایا گیا ہے وہ بل یہیں سے منظور ہوا

تھا مگر جعفر آباد پر15،15 کروڑ روپیہ ریونیو ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے۔15 کروڑ روپے زرعی ٹیکس، سائیں جو علاقہ سیلابوں سے، چار سیلابوں سے متاثر ہوا ہے جس علاقے میں تباہی مچائی اور جس کو آپ کی حکومت بلوچستان نے آفت زدہ قرار دیا ہو آپ اُس علاقے کے عوام کو کوئی سہولت یا کوئیbenefit دینے کے بجائے آپ اُلٹا اُن پر ٹیکس لگا رہے ہیں۔ ہم نے گزارش کی تھی کہ ہمارے زمینداروں کو کسان کارڈ دیا جائے ہماری بجلی کے بل اور ہمارے زرعی جو قرضے ہیں وہ معاف کیے جائیں ہم نے یہ گزارشات بار بار اِس اسمبلی فلور پر کہتے رہے۔ اور بدقسمتی سے اُلٹا ہوا ہے میں اِس دفعہ اپنے علاقے میں تھا تو وہاںDC صاحب نے کہا کہ اِس دفعہ 15 کروڑ روپے کا ٹیکس ہے۔ اِس سے پہلے جو ہماری خوشحالی کے سالوں میں وہ ایک کروڑ روپیہ ہوا کرتا تھا جب سے سیلابوں میں تباہ اور برباد ہوئی ہے ہمارے لوگ صبح شام کی روٹی کے لیے پریشان ہیں اور اِس حالت میں15 کروڑ روپے ایک ضلع پر آپ ٹیکس لگاتے ہیں زرعی ٹیکس کے نام پر یہ ظلم ہے ہمارے لوگوں کے ساتھ۔ آج وزیراعلیٰ صاحب یہاں ہوتے تو ہم اُن سے گزارش کرتے اور آج وہ یہ بات سنیں گے میں آپ سب سے حکومت بلوچستان سے گزارش کرتا ہوں کہ خدارا ہماری یہ زرعی ٹیکس تو بالکل پورے نصیر آباد ڈویژن کے ہر ڈسٹرکٹ پر جو لگایا گیا ہے یہ ظلم اور زیادتی ہے ختم کیا جائے اور ہمارے لوگوں کو کسان کارڈ دیا جائے اور ہمارے زرعی قرضے معاف کیے جائیں۔ مہربانی کر کے اور سر۔۔۔

جناب اسپیکر: آپ گورنمنٹ کا حصہ ہیں وہ گورنمنٹ نے یہ بل پاس کیا ہے اِس اسمبلی سے۔

پالیمانی سیکرٹری محکمہ ملازمتہائے امور عمومی نظم و نسق: سائیں گورنمنٹ نے بل پاس کیا یہ نہیں کیا کہ 15 کروڑ روپے جعفر آباد پر ایک زرعی ٹیکس کی بات ہوئی تھی مگر یہ نہیں15 کروڑ زندگی میں جعفر آباد نے نہیں دیئے۔

جناب اسپیکر: سر! جی میری گزارش یہ ہے۔

پالیمانی سیکرٹری محکمہ ملازمتہائے امور عمومی نظم و نسق: ایک کروڑ روپے سے زیادہ زرعی ٹیکس نہیں آیا۔ ہمارے قریب کے جو باقی ضلعے ہیں نصیر آباد زرعی بالکل زرعی علاقہ ہے مگر جناب۔۔۔

جناب اسپیکر: منسٹر صاحب آپ اپوزیشن کو یہ موقع دے رہے ہیں کہ وہ آپ پر ایسی تنقید کریں گے کہ آپ کے ہوش ٹھکانے آ جائیں گے۔

پالیمانی سیکرٹری محکمہ ملازمتہائے امور عمومی نظم و نسق: سائیں ہماری حکومت کے ساتھ جب ہم حکومت کا حصہ بنے تھے تو جماعت اسلامی پانچ نکات حکومت کے ساتھ ہم نےsign کیے تھے اُن میں یہ تھا جہاں غلطی ہوگی ہم حکومت میں رہ کر غلط کو غلط کہیں گے۔ سمجھا سائیں۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے پھر آپ گورنمنٹ سے، پھر آپ گورنمنٹ سے یہ شکایت کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ملازمتہائے امورعمومی نظم ونسق: سر! سُنیں میں شکایت کر رہاں ہوں۔

جناب اسپیکر: آپ گورنمنٹ سے یہ شکایت کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ملازمتہائے امورعمومی نظم ونسق: ہاں مجھے گورنمنٹ، حکومت بلوچستان سے شکایت کر رہا ہوں۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے ٹھیک ہے done آ گیا پوائنٹ۔ آپ کا پوائنٹ آ گیا۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ملازمتہائے امورعمومی نظم ونسق: اچھا ایک اور گزارش ہے میری بات سنیں ہمارے کارپوریشن کے daily wages کے ملازمین۔۔۔(مداخلت) آپ بیٹھیں آپ بیٹھیں کوئی مزے نہیں لے رہے حق کی بات کر رہے ہیں۔ مزے کس چیز کے؟ مزے آپ لوگوں کو پتہ نہیں کون سے مزے یہاں آ رہے ہیں؟ ہمارے لیے تو یہ امتحان ہے۔ آپ لوگوں کو مزے آ رہے ہونگے آپ لوگ لے رہے ہوں گے۔ گزارش یہ ہمارے وہاں ملازم ہیں daily wages پر کارپوریشن کے پچھلے چار مہینے سے اُن کو تنخواہیں نہیں ملی ہیں۔

جناب اسپیکر: یہ میونسپل کارپوریشن میں؟

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ملازمتہائے امورعمومی نظم ونسق: جی ہاں میونسپل کارپوریشن کے daily wages پر چار مہینوں سے، اُن کو تنخواہیں نہیں ملیں۔

جناب اسپیکر: OK۔ یہ لوکل گورنمنٹ کا میرے خیال میں یہاں وہ تو ہے ہی نہیں۔ وہ نہیں ہیں۔ منسٹر اپنا ظہور بلیدی صاحب یہ kindly اگر concerned department کو یہ convey کیا جائے کہ جعفرآباد میں جہاں یہ ملازمین کو تنخواہیں نہیں مل رہی ہیں۔ this should be convey to the department please۔ ہو گیا۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ملازمتہائے امورعمومی نظم ونسق: پورے بلوچستان کے ہیں مگر میں جعفرآباد کا۔

جناب اسپیکر: OK, OK وہ کرلے گا، منسٹر صاحب کریں گے اسکو۔ جی مولوی ہدایت الرحمٰن۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: شکریہ آپ کا آپ کا احسان ہے۔ کہ آپ مجھے اجازت دیتے ہیں ورنہ آپ اگر اجازت نہیں دیں تو ہم یہاں بات بھی نہیں کر سکتے ہیں۔ عوام یہاں ہمیں لے آتے ہیں پھر ہم آپ کے محتاج ہوتے ہیں۔ بہت شکریہ میں آپ کا احسان مانتا ہوں میں ضلع گوادر کے عوام کی طرف سے میں آپ کا احسان مند ہوں کہ آپ ہمیں یہاں موقع دیتے ہیں۔

جناب اسپیکر: سر! ہم آپ کے۔۔۔ پر ہے۔

مولانا ہدایت اللہ بلوچ: میں آپ کی بات وہ کرنا چاہتا ہوں جو بات ہے کہ بلوچستان میں جب ہم بات کرتے

ہیں ہم سیاسی کارکن ہیں ہم پرامن جدوجہد کرنے والے لوگ ہیں ہم ریاست کو مانتے ہیں ہم آئین کو مانتے ہیں ہم اسی سیاسی جدوجہد میں یہاں پر آئے ہیں ہم کوئی بندوق کی سیاست نہیں کرتے مسلح جدوجہد کے قائل نہیں ہیں زیرزمین جدوجہد کے قائل نہیں ہیں خفیہ جدوجہد کے قائل نہیں ہیں۔ ہم برسرزمین ایک پرامن آئین جو طریقہ کار ہمیں آئین نے دیا ہے اُس کا کرتے ہیں۔ جب پچھلی دفعہ میں نے اسمبلی میں بات کی تھی تقریر کی گوادر کے ایک دیہات کا تھانہ ہے سورسروہاں میری FIR ہوئی پھر سورسر تھانے میں جاکر میں نے وہاں گرفتاری دی پھر وہاں مجھے پولیس نے فارغ کیا میں عدالت میں پیش ہوا جج کے سامنے پیش ہوا میں گوادر میں ابھی مجھے پتہ نہیں چلا قلعہ عبداللہ تھانے میں بھی میری ایک FIR ہوئی ہے۔ اور پھر اشتہاری بھی مجھے قرارداد دیا گیا ہے اب قلعہ عبداللہ کہاں گوادر کہاں قلعہ عبداللہ کے لیویز تھانے میں میری FIR ہے۔

جناب اسپیکر: آپ تو بلوچستان کے ماتھے کا جھومر ہیں بھائی۔

مولانا ہدایت اللہ بلوچ: تو میں ماتھے کا جھومر ہوں تو ماتھے کا جھومر ہماری باتیں تو آپ لوگ سنتے تو نہیں ہیں صرف ہمیں FIR دیتے ہیں۔ کوئی باتیں بھی سنا کرو ہماری باتوں پر عمل کیا کرو یہ جو آپ کا ضلع ہے پہلے ضلع آپ کا تھا۔

جناب اسپیکر: یہ زمرک اچکزئی کا ضلع ہے ہمارا neighboring district ہے زمرک کا district ہے۔

مولانا ہدایت اللہ بلوچ: سیکرٹری صاحب نے بھی فون کیا تھا آپ کے behalf پر یہ میں آپ کو ابھی بھیجا بھی ہے انشاء اللہ بھیجتا ہوں یہ آپ لے لیں۔ کہ مجھے اسی پر کیا ہے کہ ایک بندہ ہے اُس کا نام ہے کہ میں گھر پر بیٹھا ہوا تھا موبائل دیکھ رہا تھا موبائل میں مولانا کی تقریر چل رہی تھی۔

جناب اسپیکر: مولوی صاحب! آپ ایسا کریں کہ اس کی FIR ذرا نکلوائیں۔

مولانا ہدایت اللہ بلوچ: یہ نکالی ہے یہ FIR میرے پاس ہے اور اس کے لیے اشتہاری جو مجھے قرار دیا گیا اس FIR کا مجھے پتہ نہیں چلا اور مجھے اشتہاری بھی قرارداد دیا اور میں یہ بھی واضح کرنا چاہتا ہوں جو ہم بلوچستان کی بات کرتے ہیں یہ کرتے رہیں گے بلوچستان میں جو ظلم و جبر ہے اُس کے خلاف بات کرتے رہیں گے جہاں زیادتی ہوگی ہم کرتے رہیں گے پورے بلوچستان کے تھانوں میں ہماری FIR کرادو اور اُس بندے سے پوچھا گیا۔ میں نے بندہ بھیجا ہے اپنی جماعت اسلامی کا ذمہ دار کو بھیجا ہے اُس بندے کے پاس کے بھائی آپ کو کیا تکلیف تھی مولانا سے، اُس نے بتایا کہ مجھے کسی نے فلاں نے کہا ہے ایک ادارئے کا نام لیا ہے کہ اُس کے کہنے پر میں نے زبردستی FIR کی ہے یہ کوئی بات ہے ہم کوئی مسلح جدوجہد کرتے ہیں۔ اسی لیے ہم یہاں پرامن ایک تقریر کرتے ہیں اپنی بات کرتے ہیں باتوں پر ہماری FIR کرتے ہو کتنا خوف زدہ ہے۔ جناب اسپیکر! ہمارے سربراہ تو آپ ہیں۔

جناب اسپیکر: جی بالکل۔

مولانا ہدایت اللہ بلوچ: آپ یہاں اس ایوان کے اندر ہماری عزت ہماری عزت کو پوچھنے والا ہمارے لیے پوچھنے والا تو آپ ہیں۔تو آپ سے گزارش ہے کہ اُن کو بتائیں ہم روزانہ یہاں تقریر کرتے ہیں ہمیں تو FIRs کا پتہ بھی نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: نہیں یہ اسی پر ہوا ہے یہ جو آپ کی اسمبلی کی تقریر ہے؟

مولانا ہدایت اللہ بلوچ: تقریباً یہی ہے لیکن کہاں ہے گھر میں بیٹھا ہوا تھا موبائل دیکھ رہا تھا موبائل میں مولانا کی تقریر تھی موبائل تقریر میں مجھے دیکھے کہ ملک کے خلاف۔میں نے کون سے ملک کیخلاف بات کی ہے۔یہ آپ متن دیکھ لیں۔

جناب اسپیکر: مطلب مولوی صاحب! اس طرح ہے کہ میں اس پر ابھی رولنگ تو دے سکتا ہوں لیکن یہ ہے کہ وہ اس میں specifically اُس کو point out آپ خود نکالیں کہ وہ تقریر out of the Assembly کی بات کر رہے ہیں یا آپ کی speech in side the House میں ہوئی۔

مولانا ہدایت اللہ بلوچ: اسی لیے مجھے شک ہے کہ گوادر میں جس تقریر کی گوادر تھانے میں میری FIR ہوئی۔

جناب اسپیکر: اسمبلی میں تو آپ کو speech کی اجازت ہے آپ بول سکتے ہیں اُس میں کوئی دورائے نہیں ہیں۔اگر اسمبلی کے out side the premises آپ نے کہی۔

مولانا ہدایت اللہ بلوچ: اس بندے نے کی میں اس کے موبائل کے اندر تقریر کر رہا تھا۔اچھا دوسرا گوادر میں جو میری FIR ہے اُس میں تو بالکل لکھا ہے کہ ایک صوبائی اسمبلی میں تقریر کر رہے تھے اُس تقریر میں یہ کہہ رہے تھے گوادر کی تقریر میں۔

جناب اسپیکر: بالکل وہ کلیئر تھا۔

مولانا ہدایت اللہ بلوچ: آپ کو یہ بھی میں واضح کرنا چاہتا ہوں یہ بھی چلنا چاہیے جناب اسپیکر! یہ ہم تقریریں کرتے رہیں گے ہم کوئی قانون ہاتھ میں نہیں لے رہے یہ تقریریں ہم ہر وقت کرتے رہیں گے جہاں ظلم اور جبر ہوگا کرتے رہیں گے جو زیادتی کرے گا بولیں گے آخر تک بولیں گے بلوچستان کے ہر تھانے میں FIR کرادو ہم خاموش نہیں رہیں گے اُس دن خاموش ہوجائیں گے جس دن حضرت عزرائیل علیہ سلام ہماری روح قبض کرے گا اُس وقت ہم خاموش ہوجائیں گے۔اُس کے بغیر ہم بلوچستان کے عوام کے دُکھ درد کی اُس کی تکلیف کی یہاں کے بلوچوں پشتونوں مظلوموں ہزارہ آباد کار سب کی آواز بنیں گے۔اسی طرح میں جو بلیدہ میں واقع ہوا آخری بات جو بلیدہ میں قادر بخش بلوچ

کے گھر میں ہوا میں اُس کی شدید مذمت کرتا ہوں ہم اُس خاندان کے ساتھ ہیں کسی کو ہم اجازت نہیں دے سکتے ہیں اور نہ یہ بلوچی روایت کی اسلامی روایت کی پاکستان کی روایت قانون کی سب کی خلاف ورزی ہے ہم اُس خاندان کے ساتھ ہیں کسی مسلح گروکے ساتھ نہیں ہیں۔

جناب اسپیکر: thank you مولوی صاحب! آپ اس کی یہ جو FIR ہوئی اس میں آپ کو جانا تو پڑے گا آپ ضمانت کروالیں کوئی فرق نہیں پڑتا آپ کو یہ بھی پتہ چل جائے گا کہ کس تقریر پر اُنہوں نے یہ FIR کھاٹی تا کہ آپ کو ساری detail بتائیں۔

میر یونس عزیز زہری قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر! دیکھیں یہ دوسری FIR ہے جو معزز ممبر پر پہلے بھی ایک FIR گوادر میں ہوئی تھی اگر آپ اپنا آرٹیکل دیکھ لیں ارٹیکل میرا خیال میں کوئی 66 ہے شاید 66 میں یہ ہے کہ اسمبلی میں آپ جو بات کروگے اُس پر FIR نہیں ہوگی۔تو پہلے بھی ہم نے اس کی نشاندہی کی تھی جو گوادر میں ہوئی تھی ابھی یہ دوسری FIR ہے تو House کو چلانے والے آپ ہیں اور ہمارے تحفظات اور آئین کو بھی چلانے والے یہاں آپ ہیں۔ ابھی یہ دیکھا جائے کہ اگر اُس پر عمل درآمد آپ کروادیتے کہ جی جو گوادر میں غیر قانونی طریقے سے جس SHO نے غیر قانونی طریقے سے وہاں FIR چاک کی اُس کو اگر قانون کا پتہ نہیں ہے اُس SHO کو تو میرے خیال میں وہاں رہنے کا حق بھی نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: مولوی صاحب! ذرا مجھے update کریں وہ گوادر والی FIR تھی اُس کی proceedings کیا ہے۔

مولانا ہدایت اللہ بلوچ: اُس میں میں جج صاحب کے سامنے پیش ہوا جج صاحب نے ختم کردیا۔جی میں نے تھانے میں گرفتاری بھی دی تھی۔

جناب اسپیکر: خارج کردیا۔okay done done done

جناب قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر! مولانا صاحب نے کوئی بھیڑ بکری چوری نہیں کی ہے مولانا صاحب نے کوئی سمگلنگ نہیں کی ہے مولانا صاحب نے کوئی چرس نہیں بیچا ہے کہ اُس پر FIR ہوجائے۔

جناب اسپیکر: لوگ غلطیاں کرتے رہیں گے ہم اُن کو ٹھیک کریں گے انشاءاللہ۔

جناب قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر! دیکھیں اس میں دو چیزیں ہیں جج اُس کو پھانسی نہیں دے گا اگر دے دیں تو بھی میرا خیال میں اس چیز میں اُس کے لیے فخر کی بات ہوگی کہ اُس کو پھانسی دے دی۔لیکن بات وہ ہے کہ آیا جو اسمبلی کے اُس پر جو ارٹیکل کے خلاف آئین کے خلاف جو ہے نہ وہ FIR کیوں کر لیتا ہے اس بات پر اُس کو کیا SHO

سزا ملی۔ اس کا استحقاق تو مجروح ہوگیا اُس ممبر کا پوری اسمبلی کا استحقاق مجروح ہوگیا میں نے پہلے بھی اس پر بات کی تھی آج بھی کہہ رہا ہوں پہلے تو آپ اُس پر بھی یہ کہتے کہ SHO نے گوادر میں FIR کی ہے اگر اُس SHO کو سزا ملتی تو میرے خیال میں آج قلعہ عبداللہ میں بھی یہ چیز نہیں ہوتا۔ کل کوئی دوسرا وہ کرلے پھر ہم کیا کریں یا تو پھر یہ کیمرے بند کر دیں یہاں کوئی نہیں آئے ہم بات کریں گے تو یہی پر بات رہے گی باہر نہیں نکلے گی تو ہم پر FIR ہوگی۔ جناب اسپیکر آپ اس پر ایک رولنگ دے دیں اُس SHO کو کم سے کم بلایا جائے۔

جناب اسپیکر: done یونس صاحب! میں اُس SHO کو بھی بلاؤں گا آپ سے میری گزارش یہ ہے کہ میں نے مولانا صاحب سے یہ request کی ہے کہ ہمیں وہ speech آئی اُس نے اسمبلی کی speech پر دوبارہ FIR چاک کی ہے یا پھر کوئی اور speech ہے جو کہ out of the House کی گئی ہے اُس پر کیا ہے اس کا پتہ چل جائے فوراً SHO کو بھی بلائیں گے اور FIR بھی آپ کی۔

جناب قائد حذب اختلاف: نہیں بلا جائے اُس کو سزا ملنی چاہیے۔ اگر آپ گوادر والے کو سزا دے دیتے نہ آج یہ دوسری FIR بھی نہیں ہوتی آپ نے اُس پر بھی کوئی عمل درآمد نہیں کروایا تو آج دوسری FIR ہوگئی ویسے ایسی FIR سے اس کو کچھ نہیں ہوگا پچاس FIR اس پر ہوجائیں۔ پچاس FIR کل مجھ پر ہوجائیں دوسرے پر ہوجائے بات تو ہر ایک اپنی کرے گا اگر اسمبلی میں بات کرنے پر FIR ہے تو آپ مجھے بتادیں آئندہ پھر۔۔۔

جناب اسپیکر: نہیں نہیں میں نے کہا کہ مولوی صاحب سے محبت اور پیار کرنے والے لوگ بہت ہیں۔

جناب قائد حذب اختلاف: اتنے زیادہ پیارے بھی نہیں ہیں مولوی صاحب جتنی FIRs اُن پر ہورہی ہیں۔

جناب اسپیکر: جی. thank you. جی آپ بولیں۔

سید ظفر علی آغا: شکریہ جناب اسپیکر۔ میں ایک سی ایم صاحب کا اور cabinet کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں پرسوں ہمارے ضلع پشین کا ایک بہت ہی خوش آئند فیصلہ ہوا ہے ڈویژن ہمیں ملا ہے۔ اور ضلع پشین کو جو ایک تاریخی لحاظ سے ہمیشہ پشین نے اس صوبے کے لیے اس اسمبلی کے لیے ہمیشہ آواز اُٹھایا ہے ضلع پشین وہ ضلع ہے تاریخی طور پر جو ہمیشہ کوئٹہ کی ڈویژن کے ساتھ یہ منسلک رہا میں شکرگزار ہوں میر سرفراز خان بگٹی صاحب کا کہ اُنہوں نے ہماری تجویز پر اسفندیار خان کاکڑ اصغر ترین صاحب ہمیں بلایا اور ہمیں اُس ٹائم مشاورت کے ساتھ ایک ڈویژن دیا۔ مَیں شکرگزار ہوں اپنی پارٹی کا مَیں اپنی پارٹی کی طرف سے قائد ملت اسلامی حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب جو ہمارے MNA ہیں پشین کے مَیں شکرگزار ہوں اپنی صوبائی جماعت کی طرف سے اور اُن کا بھی اس Cabinet کا یہی تاثر ہے کہ ہماری جماعت کا یہی تاثر رہا ہے کہ شکرگزار ہیں اور یہ سب سے بڑھ کر جو مجھے یہ Credit ملا ہے کہ حلقہ

PB-49میں یہ ہیڈکوارٹرسرانان میں بنے گا۔

جناب اسپیکر: جی ہاںheadquarters سرانان میں بنے گا۔

سیدظفرعلی آغا: مَیں اُن کا بھی شکرگزار ہوں جناب اسپیکرصاحب! دو، تین باتیں میں ضروری سمجھتاہوں اِس میں۔

جناب اسپیکر: لیکن نماز کا ٹائم ہو گیا ہےQuickly آپ نے تقریباً اِس کو۔۔۔

سیدظفرعلی آغا: آپ درمیان میںInterrupt کرتے ہیں ساری چیزیں اُڑ جاتی ہے۔

جناب اسپیکر: چلیں۔

سیدظفرعلی آغا: آپ سے گزارش بھی یہی ہے کہ آپ دومنٹ سُن لیا کریں۔دے دوں گا جماعت دے دوں گا، صبر کریں۔مَیں گزارش کرتا ہوں کہ ضلع پشین اپنی تاریخ کے لحاظ سے بارہ لاکھ آبادی کے نفوس پر مشتمل تھا۔جو ایک بہت ہی محسن اقدام تھا جو ضلع برشور بنا،مَیں مبارکباد پیش کرتا ہوں۔اسفندیار خان کاکڑ کا اہلیان برشوراوراُس کے مضافات میں جتنے بھی، اِس ضلع میں آتے ہیں مَیں اُن کا شکرگزار ہوں۔میر سرفراز خان بگٹی صاحب کا اورمَیں یہ دُعا کرتا ہوں کہ انشاءاللہ العزیز میرے ساتھ ہمارے دوستوں نےCredit دوستوں نے میر صاحب وزیراعلیٰ صاحب نے بھی یہ وعدہ کیا ہے کیونکہ میرے حلقے میں حلقہ PB-49 تین تحصیلوں پر مشتمل ہے۔تحصیل کربلا، تحصیل حُرمزئی، تحصیل سرانان جو بہت بڑی آبادی پر مشتمل ہے 4لاکھ آبادی پر تقریباً یہ پہنچ چکا ہے۔تومَیں گزارش کرتا ہوں کہ ہمیں بھی ایک ضلع ملنا چاہیے ہے۔اور دوسری بات جناب اسپیکر صاحب! سردار مصطفیٰ خان ترین، اور مرحوم محمد سرور خان کاکڑ صاحب، اور مرحوم سید فضل آغا صاحب، نے ہمیشہ ضلع پشین کے لئے اِس ڈویژن کے لئے جو آج ہمیں ملا ہے۔اُن لوگوں کا اگر ہم اُن کی محنت کو اوراُن کی مشقت کو اگر ہم بھول جائیں جو ان تینوں نے اِس ضلع کے لئے اور اِس ڈویژن کے لئے جوتگ ودوجو کی ہے آج اگر ہم انکو بھول جائیں تو یہ میرے خیال سے اُس تاریخ کے ساتھ ناانصافی ہوگی۔مَیں گزارش کرنا چاہتا ہوں ،انشاءاللہُ العزیز جو ضلع پشین کے اِس ٹائم باقی ماندہ جو آبادی رہ گئی ہے۔انشاءاللہ تعالیٰ اگر اِس پر ایک اور ضلع بن جائے تو ضلع پشین کے اور ڈویژن پشین کے یہ مسئلے حل ہوجائیں گے۔

جناب اسپیکر: ok ok

سیدظفرعلی آغا: آپ سے یہ گزارش ہے کہ انشاءاللہ تعالیٰ مَیںRecently اِس پر قرارداد بھی لے کر آؤں گا۔تو مَیں شکرگزار ہوں ایک دفعہ پھر اِس ایوان کا cabinet کا وزیراعلیٰ میر سرفراز خان بگٹی صاحب کا کہ پشین کا بہت بڑا دیرینہ مسئلہ تھا۔جو حل ہو چکا وہاں جتنی بھی قومیں آباد ہیں وہ سید، ترین، کاکڑ، اوراچکزئی ہیں۔جتنی بھی قومیں آباد ہیں وہ یقیناً اِس ڈویژن سے خوش بھی ہیں اور اِس حکومت کی شکرگزار بھی ہیں آپ سب دوستوں کا شکریہ آپ نے ٹائم دیا۔

جناب اسپیکر: Thank you very much۔ مینا مجید صاحبہ وہ مشترکہ قرارداد پیش ہوگئی وہ ٹائم گزر گیا اناس ابھی بات کرنے کا فائدہ کوئی نہیں ہے۔ مَیں کہتا ہوں آپ تشریف رکھیں۔ وہ قرارداد پاس ہوگئی ہے۔

محترمہ مینا مجید بلوچ: (مشیر محکمہ کھیل وامورنوجوانان): قرارداد پاس ہوئی ہے لیکن مَیں قرارداد پر اپنے خیالات کا اظہار کرسکتی ہوں۔ میرے علاقے میں اسطرح کا گھناؤنا واقعہ ہوا ہے ہماری خواتین پر حملہ ہوتا ہے اور میں خاتون ہوں تعلق رکھتی ہوں میرے خیال سے دومنٹ بولنے میں کوئی۔۔۔

جناب اسپیکر: اسفندیارخان اگر آپ تقریبا دومنٹ دے دیں۔

مشیر محکمہ کھیل وامورنوجوانان): سننے میں کوئی، آپ لوگوں کوحرج نہیں ہونا چاہیے۔

جناب اسپیکر: Wind up کریں جلدی کریں۔

مشیر محکمہ کھیل وامورنوجوانان): سر! آپ کا بہت شکریہ آپ نے اس موقع پر اوراس موضوع پر مجھے بولنے کا موقع دیا مجھے شدید افسوس ہوتا ہے۔ شدید دکھ ہوتا ہے، جس طرح کل میناز بلیدہ میں دہشتگردوں نے گھر پر حملہ کیا چادر اورچار دیواری کی پامالی کی۔ عورتیں اُس میں شہید ہوئیں بچے اُس میں زخمی ہوئے جو ہماری بلوچی روایات میں نہیں ہے مَیں صرف اتنا کہنا چاہوں گی، مَیں بہت مختصر بات کرنا چاہوں گی اِس پر کہ یہ جو دہشتگردی کررہے ہیں۔ So Called اِس کو justify کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ بلوچ کا حق بلوچ کی مظلومیت، بلوچ کی عزت اوروقار کے لئے یہ جنگ لڑی جارہی ہے So called جس کو justify کرنے کی کوشش کرتے ہیں اورہم بارہاں سُنتے آرہے ہیں مختلف سیاسی جماعتوں سے جو ultimately اِس چیز کوشاید اُن کی narrative کو وہ سپورٹ کرنے کی کوشش کرتے ہیں یہی کہتے ہیں کہ جب بلوچ کو بے عزت کیا جاتا ہے جب بلوچ کی عزت نہیں ہوتی، تو بلوچ کو صرف عزت چاہیے۔ اس لئے جنگ لڑی جارہی ہے تو صرف میں یہ کہنا چاہوں گی، کہ آیا یہ بلوچوں سے میرا سوال ہے کہ یہ ہماری بلوچیت ہے۔ (بلوچی زبان) ای میں بلوچیت ای کہ مرد چی لوگان تو کپوتر متیں جرع نہ حملہ ای میئی بلوچیت لوگان تو کا بلوچ۔ بیغرت جوڑ مرد چی بلیدہ" شرم کی بات ہے یہ کہتے ہوئے ہمیں شرم آتی ہے کہ بلوچ، بلوچ کے گھر میں جاکر بلوچ کی چادراور چاردیواری کی پامالی کررہا ہے۔ افسوس ناک ہے۔ لیکن بارہا یہ مکار اپنے وہ نقاب اتاررہے ہیں۔ بارہا دُنیا کو بتارہے ہیں بلوچستان کو بتارہے ہیں پاکستان کو بتارہے ہیں، کہ بلوچیت کی جنگ نہیں ہے. Sorry یہ بلوچیت کی جنگ نہیں ہے۔ اگر یہ بلوچیت کی جنگ ہے تو آپ بلوچوں کے گھر میں گھس کر بلوچ کو ماررہے ہیں۔ آپ کو آزادی کس کے لئے چاہیے۔ جب آپ بلوچ کی ننگ وناموس کو اس طرح پوری دُنیا کے سامنے پامال کررہے ہیں بلوچ کو بے عزت کررہے ہیں نہ عورت دیکھتے ہیں نہ بچوں دیکھتے ہیں نہ غیرت کو دیکھتے ہیں، تو آپ کو آزادی کس کے لئے چاہیے۔ یہ جو جنگ

بلوچستان میں جو دہشتگردی ہو رہی ہے یہ وہ صاف ہے بار ہا ہم اسی بات کو بولتے آ رہے ہیں کہتے آ رہے ہیں ہمارا یہی موقف رہا ہے کے فتنہ ہندوستان ہے یہ انڈیا کی جنگ ہے یہ انڈیا کی proxies ہے یہ انڈیا کے آلا کار ہیں۔لیکن بلوچ کو آنکھ کھولنی ہوگی کہ تمیں استعمال کر رہے ہیں۔تم سے اُس کو sympathy چاہیے ہے تُم سے اُن کو سپورٹ چاہیے۔کہ یہ بلوچستان کی جنگ ہے لیکن آج بلوچ کو ڈوب کے مرنا چاہیے ہر اس انسان کو جس کے نام کے ساتھ بلوچ لکھا ہے جو خود کو بلوچ کہتا ہے۔اس طرح ہمارے گھروں میں گھس کر بلوچوں کو مارتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بلوچستان بلوچستان کی محرومیاں ہیں بلوچ کی جو مظلومیت ہے بلوچ کو جو عزت دی ہوئی ہے اُس کی جنگ ہے شرم آنی چاہیے یہ بات کرتے ہو ئے کسی کو بھی کہ بلوچستان کی جنگ ہے بلوچوں کی جنگ ہے یہ بلوچوں کی جنگ نہیں ہے یہ ہندوستان کے صرف آلہ کار ہیں جو پاکستان میں عدم استحکام چاہتے ہیں۔جو پاکستان کو ترقی سے روکنا چاہتے ہیں۔بلوچستان اُن کا ٹارگٹ ہے اور یہ معصوم بلوچ جو بلوچستان کے نام پر جو بلوچیت کے نام پر روز استعمال ہو رہے ہیں۔اب اِن کو سوچنا چاہیے۔اِن بلوچوں کا گریبان پکڑنا چاہیے جو ہمارے گھروں میں گھس کر اِسطرح ہماری خواتین ہمارے بچوں پر حملہ کرتے ہیں ہماری عزت کو پامال کر رہے ہے۔شکریہ۔

جناب اسپیکر: thank you food for thought , good speech **مینا مجید صاحبہ**۔ جی اسفندیار صاحب ,quickly ایک منٹ میں، نماز کا ٹائم ہو رہا ہے بس روزہ بھی ہے آپ ,wind up کریں Please.۔

جناب اسفند یا رخان کاکڑ(پارلیمانی سیکرٹری محکمہ اربن پلانگ اینڈ ڈویلپمنٹ): thank you جناب اسپیکر صاحب! آپ نے ٹائم دیا مَیں سب سے پہلے وزیرِاعلیٰ بلوچستا ن صاحب کا اِن کی کابینہ کا اور یہاں ہمارے تمام MPAs صاحبان کا بشمول آپ کا مَیں سب کا مشکور ہوں۔کہ اُنہوں نے ایک بہت بڑا فیصلہ کیا جس میں پشین کو ڈویژن بنایا۔جس ڈویژن میں چمن قلعہ عبداللہ، برشور اور ضلع پشین آ رہے ہیں اُسکا ہیڈ کوارٹر پشین کو بنایا ہے ڈویژنل اور اسکے ساتھ ساتھ میں بہت ہی مشکور ہوں۔مَیں پھر شکریہ اپنے اہلیان برشور، توبہ کاکڑی کی طرف سے اور اپنی طرف سے آپ سب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ برشور کو ضلعے کا درجہ بھی دیا گیا، اور ہیڈ کوارٹر برشور کو بنایا گیا اور ساتھ ساتھ مَیں یہ یقین دہانی اور اِس Forum پر مَیں کہنا چاہتا ہوں۔کہ انشاء اللہ In future بہت جلد زندگی رہی تو اسی وزیرِاعلیٰ صاحب کے ساتھ اور انہی ٹیم کے ساتھ زندگی رہی تو کاریزات کو انشاء اللہ ضلع کا درجہ دیں گے۔اور اسی طرح حرمزئی کو دیں گے، اور ہمارے بلوچستان میں باقی جتنے بھی اضلاع ہیں جن کا حق ہے انشاء اللہ ہم سب مل کر اُن کا ساتھ دیں گے مَیں ایک دفعہ پھر پوری ٹیم کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر: thank you آپ کو مبارک ہو، ضلع بنے پر بھی ڈویژن بنے پر بھی۔ اب اسمبلی اجلاس بروز جمعہ مورخہ 27 فروری 2026ء بوقت سہ پہر 3 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس شام 5:15 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

☆☆☆